آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اردو لازمی' ایس ایس سی سال دوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۵ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ بہ راہِ مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات (عکس) دیے گئے تاثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنین کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنین کے مجموعی تاثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن نشین رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی سال دوم 'اردو لازمی' کا پرچہ دوم پانچ سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، کے بالترتیب تین تین اجزا ہیں۔ یہ دونوں سوالات درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر، دسویں جماعت کے لیے' سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین، چار اور پانچ مفصل جوابی سوالات (ERQs) ہیں جو بالترتیب تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت سے قابلِ فہم تحریر، درست زبان کا استعمال، املا کی درستی، جملوں اور پیروں (اقتباسات / پیراگراف) کے درمیان ربط اور تبصرہ نگاری، مضمون نویسی / روددادِ سفر اور خط نویسی کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہ کلماتِ امریہ سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہوسکتے ہیں۔ کلماتِ امریہ سے آشنائی اور استعمال سے آگاہی کے لیے ضروری ہے کہ کلماتِ امریہ سے متعلق دستاویز جو کہ آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کی ویب سائٹ پر موجود ہے، اُس کا مطالعہ کیجیے۔

عمومی تبصرہ:

اس امتحانی پرچے میں بیشتر طلبہ نے مجموعی طور پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بالخصوص درسی کتاب مجموعۂ نظم ونثر کے منظوم و منثور اسباق سے متعلق معلوماتی سوالات اور مشاہدے، مطالعے یا روزمرہ زندگی سے متعلق سوالات کے جوابات میں طلبہ کی تیاری اور فہم نمایاں نظر آیا۔ عبارت فہمی، اشعار کی تشریح، اور شعری اصطلاحات کی تعریفیں درست انداز میں تحریر کی گئیں۔ اسی طرح تبصرہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی میں بھی کئی معیاری اور خیال افروز جوابات سامنے آئے۔ تاہم، بعض جوابات سے اندازہ ہوا کہ کچھ طلبہ سوال کے متن کو پوری طرح سمجھنے میں ناکام رہے۔ علاوہ ازیں، اصنافِ ادب اور علمِ بیان سے متعلق اصطلاحات کی درست پہچان اور ان کا ادبی استعمال بھی ایسے پہلو ہیں جن پر مزید توجہ دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

توجہ فرمائیے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے کہ قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تاثرات

مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر 1 (الف)	
سوال	''ایک بار شیخ سعدیؒ نے استاد سے شکایت کی کہ فلاں طالبِ علم مجھ کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جب میں آپس میں بیٹھ کر مسائلِ علمیہ بیان کرتا ہوں تو وہ حسد سے جل جاتا ہے۔ استاد یہ سن کر شیخ سعدیؒ پر غصہ ہوئے اور یہ کہا کہ اوروں کے رشک و حسد کی تو شکایت کرتے ہو اور اپنی بدگوئی اور غیبت کو برا نہیں سمجھتے۔'' (مجموعۂ نظم ونثر: 'شیخ سعدی' از: الطاف حسین حالیؔ) درج بالا نثر پارے میں سے کوئی بھی دو نصیحتیں اخذ کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.2.10
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی عبارت کا مطالعہ کر کے اس پر اپنا استدلال دے سکیں،
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	دیے گئے نثر پارے میں سے ایک نصیحت اپنے استدلال سے اخذ کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی طور پر طلبہ کی کارکردگی قابلِ تحسین رہی۔ بیشتر طلبہ نے متن کا باریک بینی سے مطالعہ کیا اور اس سے مناسب انداز میں اخلاقی اسباق اخذ کیے۔ ان کی تحریر کردہ نصیحتیں عمومی طور پر درست اور متن سے ہم آہنگ تھیں، جو ان کے فہم و شعور کی عکاسی کرتی ہیں۔ تاہم، چند جوابات میں بعض نصیحتیں غیر متعلق، مبہم یا سطحی نوعیت کی تھیں، جن کا متن سے کوئی واضح تعلق قائم نہیں ہو سکا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات وہ قرار پائے جن میں سوال میں دیے گئے نثر پارے کا طلبہ نے بہ غور مطالعہ کرتے ہوئے نصیحتیں براہِ راست متن سے اخذ کیں اور انھیں مناسب استدلال کے ساتھ واضح انداز میں پیش کیا۔ ان جوابات میں نصیحتوں کا متن سے گہرا ربط تھا اور طلبہ نے سوال کے تقاضے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختصر، جامع اور مربوط تحریر پیش کی۔ اکثر معیاری جوابات میں درج ذیل نکات نمایاں طور پر دیکھے گئے: لوگوں کے بارے میں بد گمانی سے بچنا چاہیے۔ دوسروں کی عیب جوئی کی بہ جائے اپنی اصلاح پر توجہ دینی چاہیے۔ دوسروں کی باتوں پر بلا تحقیق یقین نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے کام سے کام رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اساتذہ کو شاگردوں کی اخلاقی تربیت پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ اس قسم کے بہتر جوابات میں طلبہ نے ہر نصیحت کے پس منظر میں موجود تناظر کو مختصر انداز میں بیان کیا اور زبان و بیان میں سادگی، روانی اور وضاحت کا خیال رکھا۔ اکثر نے دو نصیحتوں کی وضاحت تفصیل سے کی، جو نہ صرف سوال کے مطابق تھیں بلکہ نثر پارے کے مفہوم سے بھی ہم آہنگ تھیں۔ اس کے علاوہ، نصیحتوں کو نمبروں، یا علامات کے ذریعے الگ اور نمایاں انداز میں پیش کیا گیا، جس سے جواب واضح اور منظم نظر آیا۔ غیر ضروری طوالت سے گریز کیا گیا، جس سے جوابات کی افادیت اور تاثیر مزید بڑھ گئی۔
بہتر جواب کا عکس	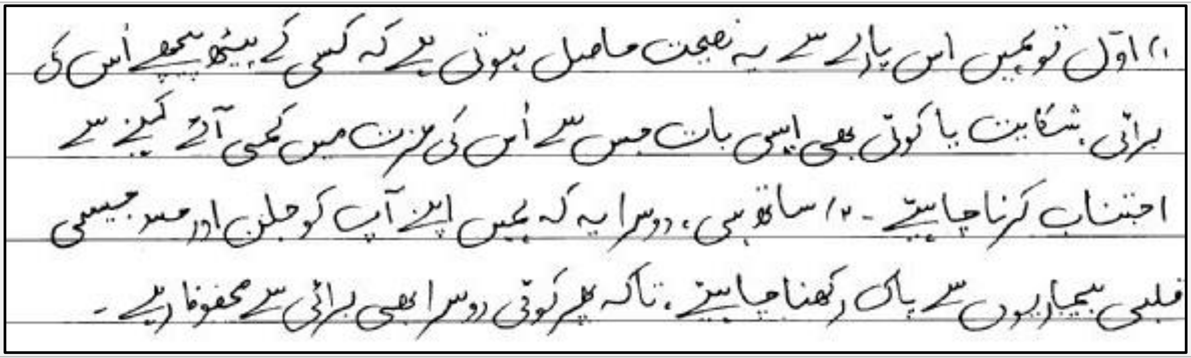 ۱) اول تو ہمیں اس پارے سے یہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی، شکایت یا کوئی بھی ایسی بات جس سے اس کی عزت میں کمی آئے کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ۲) ساتھ ہی، دوسرا یہ کہ ہمیں اپنے آپ کو جلن اور حسد جیسی قلبی بیماریوں سے پاک رکھنا چاہیے۔ تاکہ پھر کوئی دوسرا بھی برائی سے محفوظ رہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے نصیحتیں اخذ کرنے کی بہ جائے نثر پارے کی محض تشریح یا غیر متعلقہ تفصیل بیان کی، جس سے سوال کا مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ کچھ نے ایسی نصیحتیں لکھیں جو دی گئی عبارت سے غیر مطابقت رکھتی تھیں یا سوال کے دائرہ کار سے باہر تھیں۔ چند جوابات میں ذاتی آرا یا عمومی باتوں کو شامل کیا گیا، جن کا عبارت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مزید یہ کہ بعض طلبہ نے دو مکمل نصیحتیں پیش نہیں کیں، یا انھیں غیر واضح انداز میں بیان کیا۔
ناقص جواب کا عکس	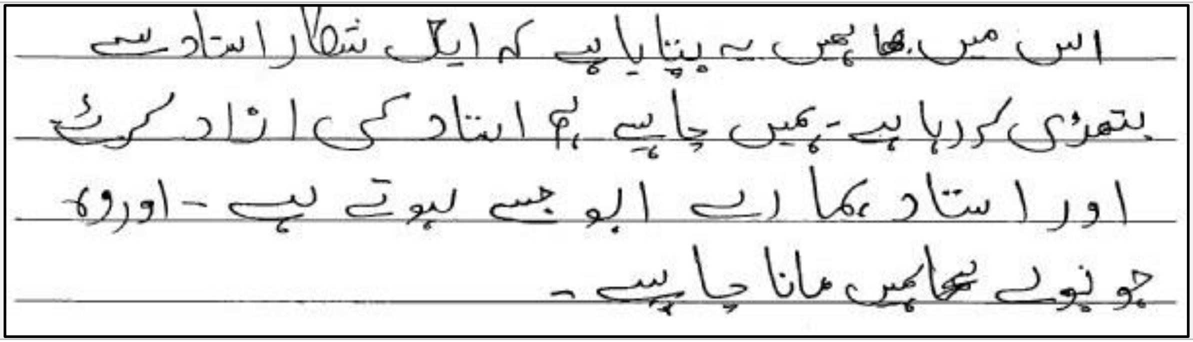 اس میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ ایک شاگرد استاد سے بتمیزی کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ استاد کی ادب کریں اور استاد ہمارے ابو جیسے ہوتے ہیں۔ اور وہ جو بولے ہمیں ماننا چاہیے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کے لیے مناسب ہو گا کہ وہ نثر پارے کی بلند خوانی کے بعد طلبہ کو چھوٹے گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو نصیحتوں یا اہم نکات پر مباحثے کی ہدایت دیں۔ اس سرگرمی کے ذریعے طلبہ نہ صرف نثر پارے کے مفہوم کو زیادہ گہرائی سے سمجھ سکیں گے بلکہ مختلف زاویہ ہائے نظر سے سوچنے اور رائے دینے کی صلاحیت بھی پیدا ہو گی۔ اس طرح ان کے تنقیدی شعور، زبانی اظہار اور بعد ازاں تحریری مہارت میں نمایاں بہتری آئے گی۔		

سوال نمبر 1 (ب)	
سوال	آپ کی درسی کتاب (مجموعہ ٔنظم و نثر) میں موجود سبق 'اونٹھ' اردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ نیز اُس صنف کی تعریف بیان کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	2.3.9
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	اصنافِ ادب کی تعریف اور اُن کے فرق کو واضح طور پر تحریر کر سکیں،
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	جاننا
نِکات برائے جانچ	• صنفِ ادب کی درست شناخت پر ایک نمبر دیا جائے۔ • طنز و مزاح کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (فقط مزاح کے حوالے سے تعریف درست تسلیم کی جائے گی)۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی مناسب ہی رہی۔ جن طلبہ نے مجموعۂ نظم ونثر کا مطالعہ حاصلاتِ تعلم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کامل طور پر کیا اور اصنافِ ادب کی نوعیت کو سمجھا، انھوں نے صنف کی درست نشان دہی کے ساتھ مختصر اور جامع تعریف بھی پیش کی، جو سوال کے تقاضے کے مطابق تھی۔ تاہم، کچھ طلبہ نے صنف کا صحیح تعین کیے بغیر محض عمومی تعریفی جملے تحریر کر دیے، جن سے یہ اندازہ ہوا کہ وہ متعلقہ سبق یا صنفِ ادب کی پہچان سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ ایسے جوابات میں درسی مواد کے غیر مکمل مطالعے یا ادبی اصطلاحات کے محدود فہم کی جھلک نظر آئی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں وہ طلبہ شامل تھے جنھوں نے سبق "اونھ" کی صنفِ ادب کو واضح اور درست طور پر 'طنز و مزاح' (یا بعض نے صرف 'مزاح') کے طور پر ذکر کیا۔ علاوہ ازیں، انھوں نے اس صنف کی تعریف کچھ یوں پیش کی کہ یہ ایسی تحریر ہوتی ہے جس میں کسی کی حرکت، معاملے، یا بات پر ہنسی مذاق یا دل لگی کے انداز میں طنز کیا جاتا ہے، جو پڑھنے والے کو محظوظ کرنے کے ساتھ ساتھ تنقیدی نظر بھی فراہم کرتی ہے۔ کچھ طلبہ نے طنز و مزاح کے امتزاج کو بھی مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا، جس سے سوال میں شامل دونوں نکات کا بہ خوبی احاطہ ہوا اور ان کے فہم کی گہرائی کا اظہار بھی ہوا۔ اس طرح کے جوابات نہ صرف موضوع کے تقاضوں سے ہم آہنگ تھے بلکہ معیاری اور مکمل بھی قرار پائے۔
بہتر جواب کا عکس	"مجموعۂ نظم و نثر" میں موجود 'اونھ' صنف طنز و مزاح سے تعلق رکھتا ہے۔ طنز و مزاح وہ صنف ہے جس میں مصنف معاشرے کی کسی خامی پہ مزاحیہ انداز میں طنز کرتے ہوئے کوئی مضمون لکھتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں کئی طلبہ نے سبق 'اونھ' کو غلط صنفِ ادب، جیسے افسانہ یا سوانح سے منسوب کر دیا، جب کہ بعض نے صنف کا مکمل ذکر ہی نہیں کیا اور محض مزاحیہ انداز کی عمومی وضاحت پر اکتفا کیا۔ کچھ جوابات میں نشان دہی تو کی گئی تھی، لیکن تعریف تحریر نہیں کی گئی، جس سے سوال کی اصل روح متاثر ہوئی۔ چند طلبہ نے جواب میں صرف سبق کا خلاصہ یا اپنی ذاتی رائے پیش کی، جب کہ بعض نے اسی سبق (اونھ) کا مرکزی خیال تحریر کر دیا جو اس سوال کے دائرۂ کار سے باہر تھا۔
ناقص جواب کا عکس	اس سبق اونھ میں ~~سمجھ~~ بتایا ہے کہ یہ اونھ بڑے بڑے مسئلے بنا دیتا ہے جیسے کہ اگر میاں بیوی کی لڑائی ہوری ہو اور اُنھ میں سے کوئی بھی اونھ کردے تو بہت بڑی لڑائی ہو جاتی ہے اسی طرح گھر کے بڑوں کے درمیان

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال

(Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ 'اصنافِ نثر و نظم' کے ضمن میں طلبہ کو درسی کتاب کی مثالوں کی مدد سے باقاعدہ مشق کروائیں تاکہ وہ ہر صنف کی پہچان اور خصوصیات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ دورانِ تدریس ہر سبق کے آغاز پر اس کی صنف اور متعلقہ تعریف کو نمایاں طور پر بورڈ پر تحریر کیا جائے اور طلبہ کو اس کے نمایاں اور یاد رہنے والے نکات محفوظ کروائے جائیں۔ اس طریقہ کار سے طلبہ کو امتحانی سوالات میں درست حوالہ دینے میں سہولت حاصل ہو گی اور ان کے مفہوم کی وضاحت میں بھی بہتری آئے گی۔		

سوال نمبر 1 (ج)	
سوال	"میں کبوتروں کا دانہ لینے نکلا۔ گلی کے نکڑ پر بنیے کی دکان ہے۔ نالیوں میں دھائیں دھائیں پانی بہہ رہا تھا۔ ساری گلی میں کیچڑ ہی کیچڑ تھی۔ محلے والوں نے جابہ جا پتھر رکھ دیے تھے کہ آنے جانے والے ان پر پاؤں رکھ کر گزر جائیں۔ دیکھتا کیا ہوں وہ اکڑے خان بیچ گلی میں کھڑے ہوئے ایک خوانچے والے سے جھک جھک کر رہے ہیں۔ گلی تنگ، کیچڑ اور پانی، پتھروں پر ان کا قبضہ، کوئی بھلے مانس گزرے تو کہاں سے؟ میں نے کہا کہ "میاں! راستہ چھوڑ کر کھڑے ہو۔ یہ کون سی انسانیت ہے کہ سارا راستہ روک رکھا ہے۔" ٹرا کر جواب دیا کہ "چلے جاؤ۔" مجھے تاؤ آ گیا، بولا کہ "تمھارے سر پر سے جاؤں؟" بس! پھر کیا تھا جامے سے باہر نکل پڑا۔ وہ تو پاس پڑوس کے دو چار آدمی نکل آئے اور بیچ بچاؤ کرا دیا ورنہ آج یا وہ نہیں تھا یا میں۔" (مجموعۂ نظم و نثر: 'مرزا چپاتی' از: اشرف صبوحی) درج بالا اقتباس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آپ اپنی زندگی سے کوئی ایسا واقعہ (حقیقی یا تخیلی) تحریر کیجیے کہ جس میں آپ کی کسی معاملے پر لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی ہو۔ نیز اس لڑائی میں بیچ بچاؤ اور صلاح کروانے والے کا طرزِ عمل بیان کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	2.3.13
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	کسی مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے متبادل عبارت تحریر کر سکیں،

کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• واقعہ میں لڑائی کا عنصر ہونے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • واقعے میں معاملے کی وضاحت پر ایک نمبر دیا جائے۔ • لڑائی سے روکنے والے کا طرزِ عمل بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی عمومی طور پر عمدہ رہی۔ طلبہ نے اپنی زندگی سے کسی جھگڑے یا اختلافِ رائے پر مبنی چھوٹے واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے مناسب انداز میں بیچ بچاؤ کرنے والے فرد کا طرزِ عمل بھی بیان کیا۔ اطلاقی نوعیت کے اس سوال میں زیادہ تر طلبہ نے تخلیقی انداز میں جواب دینے کی کوشش کی، جس سے اُن کی ذاتی مشاہدہ نگاری، تجزیہ اور اظہارِ خیال کی صلاحیت ظاہر ہوئی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے واقعے میں کسی معمولی بات پر جھگڑے یا لڑائی کی صورت حال کو بیان کیا، جیسے: نشست پر قبضہ، کھیل کے دوران اختلاف، قطار میں دھکا لگ جانا یا ذاتی اشیاء کی چوری کا شک وغیرہ۔ معاملے کی وضاحت دی کہ جھگڑا کیسے شروع ہوا اور کس بات پر ہوا۔ بیچ بچاؤ کرنے والے (اکثر استاد، والدین، دوست، یا بڑے بہن بھائی) کا ذکر کیا اور اُن کے اندازِ گفتگو، صلح صفائی کے الفاظ یا طرزِ عمل کو بھی تحریر کیا۔ ایسے جوابات میں جملوں میں ربط، واقعہ میں تسلسل اور مکمل سطور کا موزوں استعمال نظر آیا، جو سوال کی تکمیل کی نشان دہی کرتا ہے۔
بہتر جواب کا عکس	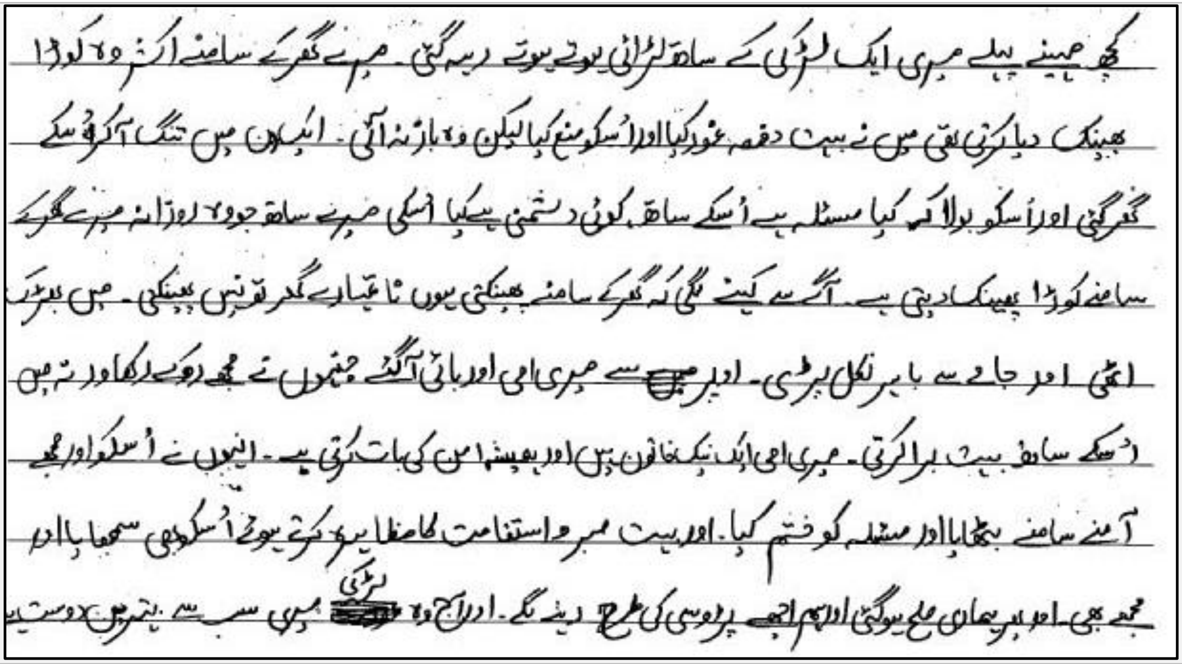 کچھ مہینے پہلے میری ایک لڑکی کے ساتھ لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ میرے گھر کے سامنے اکثر وہ کوڑا پھینک دیا کرتی تھی میں نے بہت دفعہ غور کیا اور اُسکو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئی۔ ایک دن میں تنگ آکر اُسکے گھر گئی اور اُسکو بولا کہ کیا مسئلہ ہے اُسکے ساتھ، کوئی دشمنی ہے کیا اُسکی میرے ساتھ جو وہ روزانہ میرے گھر کے سامنے کوڑا پھینک دیتی ہے۔ آگے سے کہنے لگی کہ گھر کے سامنے پھینکتی ہوں تمہارے گھر تو نہیں پھینکتی۔ میں بہت غصے میں اندر جانے سے باہر نکل پڑی۔ ادھر سے میری امی اور باجی آگئے جنہوں نے مجھے روکے رکھا ورنہ میں اُسکے ساتھ بہت برا کرتی۔ میری امی ایک نیک خاتون ہیں اور ہمیشہ امن کی بات کرتی ہے۔ انہوں نے اُسکو اور مجھے آمنے سامنے بٹھایا اور مسئلہ کو ختم کیا۔ اور بہت صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُسکو بھی سمجھایا اور مجھے بھی۔ اور ہماری صلح ہو گئی اور ہم اچھے پڑوسی کی طرح رہنے لگے۔ اور آج وہ لڑکی میری سب سے بہترین دوست ہے
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات سے ظاہر ہوا کہ کئی طلبہ سوال کی بنیادی ہدایت کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ بعض نے صرف ایک عام سا جھگڑا بیان کیا، لیکن بیچ بچاؤ یا اصلاح کرنے والے شخص کے کردار کو نظر انداز کر دیا، جو سوال کا جزو تھا۔ کچھ نے لڑائی کا ذکر کیے بغیر کوئی غیر متعلقہ واقعہ تحریر کر دیا، یا سوال میں دی گئی تحریر کو ہی دہرا دیا۔ چند جوابات میں ذاتی تاثرات، برسات کے مسائل یا پانی کی اہمیت جیسے غیر متعلق موضوعات شامل کیے

گئے، جس سے جواب سوال کے دائرۂ کار سے ہٹ گیا۔ اس کے علاوہ، متعدد تحریروں میں غیر مربوط جملے اور ادھورے خیالات بھی دیکھنے میں آئے، جنھوں نے مجموعی معیار کو متاثر کیا۔	
لڑائی زندگی میں ہوئی نہیں چھپا پر ہو جاتی ہے اور اس کے چلتے میں گھر والوں سے اتنا نہیں بات کرتی وہ مجھ پر بات پر مناتے ہیں اور میں کام سے کام رکھتی ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتی ہوں کہ میں لڑائی کروں ، چھوٹے بھائی سے میں دور رہتی ہوں ورنہ وہ مجھ غصہ دلاتا ہے اور میں غصہ ہو جاتی ہوں اور گھر کے پاس میں کچھ برا کرتی ہا نہ ہی بولتی -	ناقص جواب کا عکس

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو اطلاقی نوعیت کے سوالات تحریر کرنے کی باقاعدہ مشق کروائیں، تاکہ طلبہ صرف اقتباس کو سمجھنے تک محدود نہ رہیں بلکہ اس اقتباس سے متعلق کوئی ذاتی، تخلیقی یا مشاہداتی واقعہ یا تجربہ مؤثر انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کریں۔ اس طریقہ کار سے نہ صرف فہمِ متن کی گہرائی میں اضافہ ہو گا بلکہ طلبہ اپنے خیالات کو مربوط، واضح اور تخلیقی انداز میں پیش کرنے کے قابل بھی ہوں گے، جو کہ اعلیٰ سطح کی زبان دانی اور امتحانی تیاری کے لیے ناگزیر ہے۔ اس ضمن میں درسی کتاب (مجموعۂ نظم و نثر) میں موجود عبارتوں اور کرداروں کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایسی سرگرمیاں ترتیب دی جا سکتی ہیں جو طلبہ کو اس مہارت کے حصول میں مدد فراہم کریں۔ اس طرح طلبہ نصوص کی گہرائی سے واقفیت کے ساتھ ساتھ اپنی تحریری صلاحیتوں میں بھی نمایاں بہتری لا سکیں گے۔

سوال نمبر 2 (الف)	
سوال	خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے بہ حوالہ شاعر درج بالا شعر کی تشریح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.19
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	غزل کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کر سکیں،
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• شاعر کا درست حوالہ (حسرتؔ موہانی) تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • عشق یا محبوب کا اختیار ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • عشق یا محبوب کے سامنے مسلمہ معیار بدلنے کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی طور پر کارکردگی مناسب رہی۔ طلبہ نے مجموعی طور پر شعر کی درست تشریح تو پیش کی اور شاعر کا حوالہ بھی مناسب انداز میں تحریر کیا۔ تاہم، کچھ جوابات میں طلبہ نے شعر کے اصل مفہوم سے ہٹ کر خیالات تحریر کیے اور بہت سے طلبہ تو شاعر کا حوالہ ہی درست نہ دے سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سب سے پہلے شاعر 'حسرتؔ موہانی' کا درست حوالہ دیا، جو تشریح کے آغاز کے لیے نہایت اہم ہے۔ تشریح میں انھوں نے اس بات کا بہ خوبی اظہار کیا کہ شاعر نے عقل و عشق کے تقابل کو موضوع بنایا ہے۔ شعر کی تشریح میں شامل اہم نکات یہ تھے کہ عشق کی راہ میں عقل کی بات نہیں چلتی، عشق میں دیوانگی ہی اصل خرد بن جاتی ہے اور محبوب یا عشق کی مرضی سب پر غالب ہوتی ہے، جو چاہے کر سکتا ہے۔ نیز زندگی کے معمولی اصول عشق کے سامنے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسے جوابات میں تشریح منظم، مربوط اور جملوں کی ترتیب بہتر تھی۔
بہتر جواب کا عکس	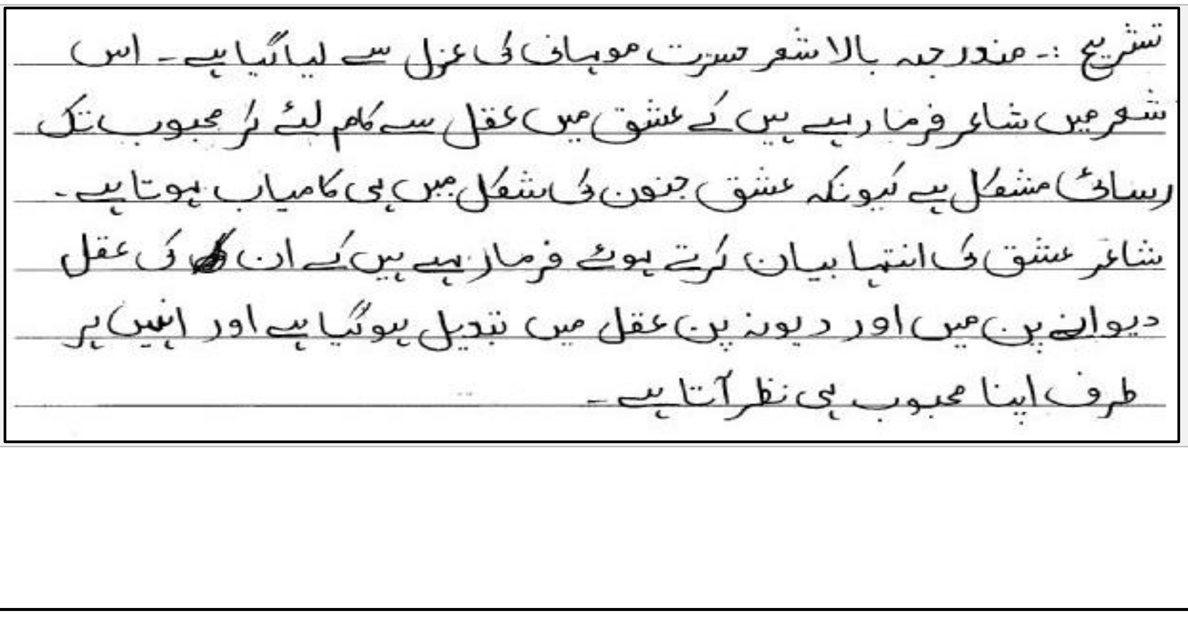

تشریح :- مندرجہ بالا شعر حسرت موہانی کی غزل سے لیا گیا ہے۔ اس شعر میں شاعر فرما رہے ہیں کے عشق میں عقل سے کام لیئے کر محبوب تک رسائی مشکل ہے کیونکہ عشق جنون کی شکل میں ہی کامیاب ہوتا ہے۔ شاعر عشق کی انتہا بیان کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کے ان [illegible] کی عقل دیوانے پن میں اور دیوانہ پن عقل میں تبدیل ہوگیا ہے اور انہیں ہر طرف اپنا محبوب ہی نظر آتا ہے۔

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں واضح ہوا کہ بعض طلبہ نے شاعر کا نام غلط لکھا یا بالکل چھوڑ دیا، جو تشریح کی مکمل تفہیم کے لیے ضروری ہے۔ کچھ طلبہ نے شعر کی غلط تعبیر کی، جب کہ بعض نے شعر کو محض سطحی انداز میں لیا اور چند مختصر جملوں جیسے 'محبوب سب کچھ کر سکتا ہے' یا 'عشق میں عقل نہیں چلتی' تک محدود رہ گئے، یعنی تفصیلی وضاحت فراہم کرنے سے قاصر رہے۔ مزید بر آں، کچھ جوابات میں طلبہ نے صرف شعر کے لفظی معنی بیان کیے یا نثر میں تبدیل کر دیا، مگر ان کے گہرے اور ضمنی مفاہیم کو واضح کرنے میں ناکام رہے۔
ناقص جواب کا عکس **(مثال نمبر ۱)**	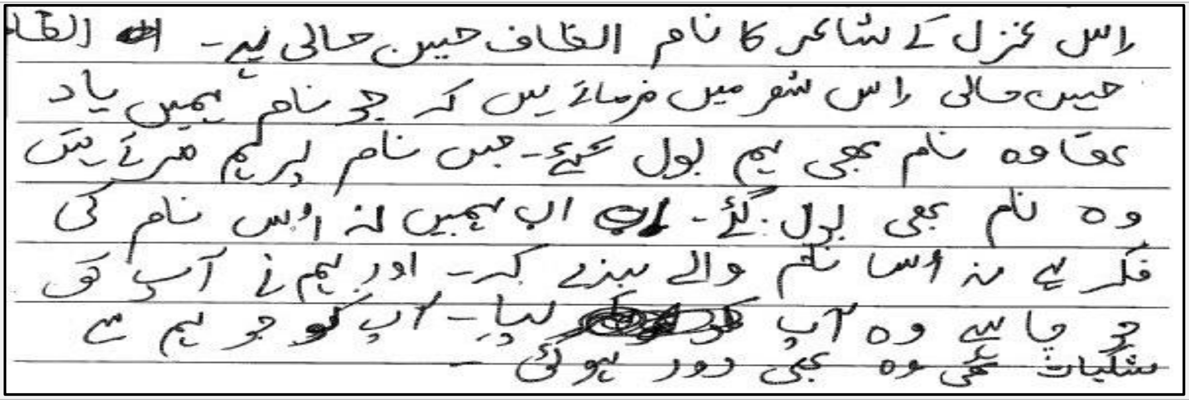 اس غزل کے شاعر کا نام الطاف حسین حالی ہے۔ الطا حسین حالی اس شعر میں فرمائے ہیں کہ جو نام ہمیں یاد تھا وہ نام بھی ہم بول گئے۔ جس نام پر ہم مرتے تھے وہ نام بھی بول گئے۔ اب ہمیں نہ اس نام کی فکر ہے نہ اسا نام والے بندے کی۔ اور ہم نے آپ کو جو چاہے وہ آپ کو لیا۔ آپ کو جو ہم سے شکایات تھی وہ بھی دور ہوگی۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	**حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے**	**تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں**
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ نظم یا غزل کی تدریس کے دوران طلبہ کو نہ صرف اشعار کا مفہوم، بلکہ شاعر کا نام، اسلوب اور طرزِ بیان بھی لازمی طور پر ذہن نشین کروائیں۔ خاص طور پر غزل کے اشعار کی شرح سکھانے کے لیے درج ذیل تدریسی نکات کو اپنانا مفید رہے گا:

(۱) اشعار کا درست تلفظ اور مناسب لب و لہجہ کے ساتھ بلند خوانی کروائی جائے۔ (۲) اشعار میں استعمال ہونے والے اہم مفرد الفاظ کے معانی واضح اور یاد کروائے جائیں۔ (۳) شاعر کے اسلوب، طرزِ اظہار اور فکری زاویے کو نمایاں کیا جائے۔ (۴) شعر کے مفہوم کو سادہ نثر میں بیان کروا کر اس کی بہتر تفہیم کروائی جائے (۵) نثری مفہوم کی روشنی میں تشریح لکھنے کی مشق کروائی جائے۔

مزید بر آں، طلبہ کو یہ بات بھی واضح طور پر سمجھانا ضروری ہے کہ ہر غزل کسی نہ کسی فکری یا جذباتی موضوع سے متعلق ہوتی ہے۔ جیسے عشقِ حقیقی، عشقِ مجازی، روحانیت، یا تہذیبی پہلو۔ یوں شعر کی تفہیم ان ہی معنوی دائروں میں رہتے ہوئے کی جانی چاہیے۔ مفروضوں پر مبنی ایسی تاویلیں یا تعبیرات پیش کرنے سے گریز کیا جائے جو شاعر کے اصل متن اور خیال سے ہٹ کر ہوں۔

سوال نمبر 2 (ب)	
سوال	مطلع یا مقطع کی تعریف مثال کے ذریعے تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	2.3.20
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	شعری اصطلاحات سے آگہی حاصل کرتے ہوئے امثال تحریر کر سکیں (مطلع، مقطع، ردیف، قافیہ)۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نکات برائے جانچ	• مقطع یا مطلع میں سے کسی بھی ایک کی تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • مقطع یا مطلع میں سے کسی بھی ایک کی مثال دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں اکثر طلبہ نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے نہ صرف اصطلاح کی درست تعریف پیش کی بلکہ اس کے لیے موزوں مثال بھی فراہم کی، جو سوال کے تقاضوں کے مطابق تھی۔ تاہم، بعض جوابات میں یہ بات مشاہدے میں آئی کہ طلبہ سوال کو مکمل طور پر سمجھنے میں ناکام رہے، جس کے نتیجے میں انھوں نے یا تو ادھورا جواب تحریر کیا یا جواب میں شعری مثال کا فقدان نظر آیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے مطلع یا مقطع میں سے کسی ایک اصطلاح کی تعریف واضح الفاظ میں بیان کی اور پھر ایسی مثال تحریر کی جس سے اس اصطلاح کی خصوصیات کی نشان دہی بھی ہوگئی۔ مثلاً، مطلع کی تعریف: غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ مطلع کی مثال میں مختلف اشعار سامنے آئے، جیسے: ؔہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے آئے تو سہی، بر سرِ الزام ہی آئے یا

	مقطع کی تعریف: غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں، جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ مقطع کی مثال میں مختلف اشعار سامنے آئے، جیسے: باقی نہ رہے ساکھ ادا دشتِ جنوں کی دل میں اگر اندیشۂ انجام ہی آئے یوں بہتر جوابات میں طلبہ نے اصطلاح کی تعریف کے ساتھ ساتھ موزوں اشعار کا انتخاب کیا، جو کہ ان کی درسی کتاب (مجموعۂ نظم و نثر) کے علاوہ بھی رہا، اس سے ایسے طلبہ کے شعری ذوق و فہم کا اندازہ ہوتا ہے۔ نیز غیر ضروری طوالت سے گریز کرتے ہوئے جوابی سطور کا مناسب استعمال کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس (مثال نمبر ۱)	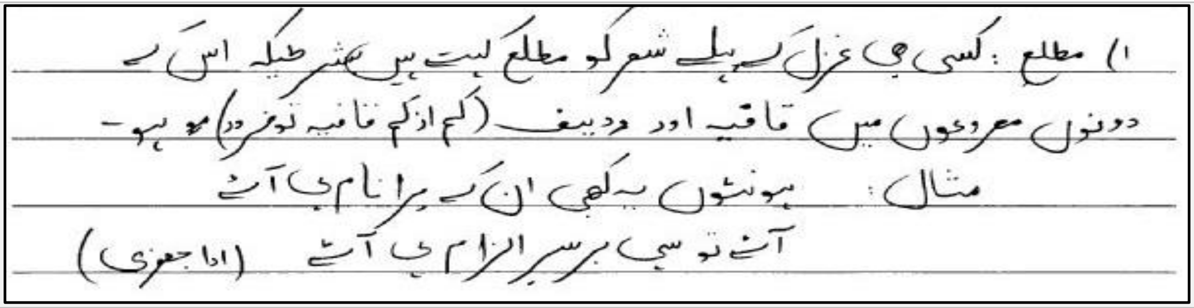 ۱) مطلع: کسی بھی غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں بشرطیکہ اس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف (کم ازکم قافیہ تو ضرور) ہو۔ مثال: ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے آئے تو سہی برسرِ الزام ہی آئے (ادا جعفری)
بہتر جواب کا عکس (مثال نمبر ۲)	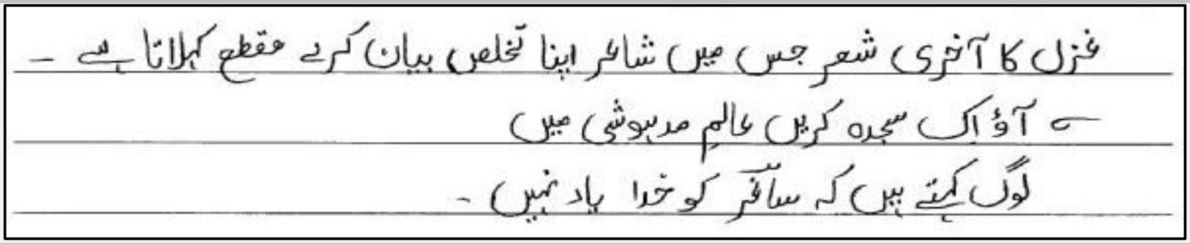 غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص بیان کرے مقطع کہلاتا ہے۔ آؤ اک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں لوگ کہتے ہیں کہ ساغر کو خدا یاد نہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں یہ واضح ہوا کہ بعض طلبہ نے سوال کی نوعیت کو مکمل طور پر نہیں سمجھا۔ کئی طلبہ نے محض رٹے ہوئے تعریفی جملے تحریر کیے، مگر دی گئی تعریف کے لیے مناسب مثالیں فراہم کرنے سے قاصر رہے، یا دی گئی مثال تعریف سے مطابقت نہیں رکھتی تھی۔ مزید برآں، بعض طلبہ نے سوال میں ایک اصطلاح مثلاً 'مطلع' یا 'مقطع' کے متعلق پوچھے جانے کے باوجود دونوں اصطلاحات کی تعریفیں لکھ دیں، جس سے ان کی سوال پر مکمل توجہ نہ ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ کچھ جوابات میں دونوں اصطلاحات کو خلط ملط کر دیا گیا، مثلاً مطلع کی تعریف کے ساتھ مقطع کی مثال دی گئی، یا 'مطلع' کا عنوان دیا گیا مگر اس کی جگہ 'مقطع' کی تعریف تحریر کی گئی، اور اسی طرح 'مقطع' کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ دیکھا گیا۔
ناقص جواب کا عکس	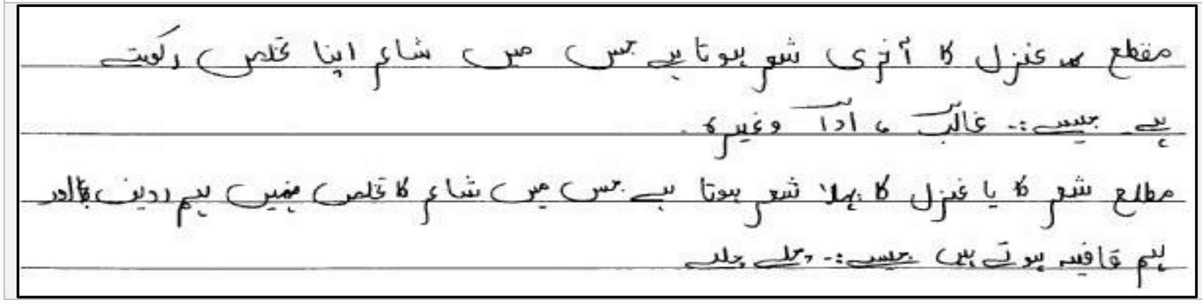 مقطع سے غزل کا آخری شعر ہوتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص رکھتے ہیں۔ جیسے:- غالب، ادا وغیرہ۔ مطلع شعر کا یا غزل کا پہلا شعر ہوتا ہے جس میں شاعر کا تخلص نہیں ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوتے ہیں جیسے:- چلے چلے

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ غزل کی تدریس کے دوران بنیادی شعری اصطلاحات، جیسے: مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف اور تخلص کو بار بار دہرائیں۔ نیز ہر اصطلاح کی وضاحت الگ الگ اشعار کی مثالوں کے ساتھ کریں تاکہ طلبہ ان کا مفہوم اچھی طرح سمجھ سکیں۔ کسی منتخب غزل کو مکمل طور پر پڑھوانے کے بعد اس میں موجود مطلع اور مقطع کی نشان دہی کروانا بھی نہایت مفید رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ مشق کے طور پر ایسے اشعار بھی دیے جائیں جن میں طلبہ کو خود سے یہ طے کرنا ہو کہ کون سا شعر مطلع ہے، کون سا مقطع، قافیہ و ردیف کہاں ہیں اور شاعر کا تخلص کیسے استعمال ہوا ہے۔ یہ سرگرمیاں نہ صرف طلبہ کی فہمی صلاحیت کو بہتر بنائیں گی بلکہ شعری اصطلاحات کے استعمال سے متعلق ان کی بصیرت کو بھی مستحکم کریں گی۔ اور یوں وہ امتحانی سوالات کے جوابات زیادہ اعتماد اور درستگی کے ساتھ تحریر کر سکیں گے۔

سوال نمبر 2 (ج)	
سوال	کیا راہ بدلنے کا گلا ہم سفروں سے جس رَہ سے چلے تیرے در و بام ہی آئے علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف بیان کرتے ہوئے درج بالا شعر میں موجود خط کشیدہ الفاظ کی 'کنایہ' کے تناظر میں مکمل وضاحت کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	2.3.21
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	علمِ بیان کی بنیادی اصطلاحوں مثلاً کنایہ اور مجازِ مرسل کی نشاندہی کر سکیں،

کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• کنایہ کی درست تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اصطلاحِ کنایہ کی وضاحت کے تناظر میں شعر میں موجود خط کشیدہ الفاظ کے لغوی معنی بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • ان الفاظ 'راہ بدلنے' کی وضاحت کنایاتی اعتبار سے کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی کمزور رہی۔ جو جواب درست رہے ان میں طلبہ نے کنایہ کی درست تعریف کے ساتھ ساتھ الفاظ کے لغوی اور کنایاتی دونوں معانی بیان کیے، جس سے ان کے ادبی فہم اور تجزیاتی صلاحیت کا اظہار ہوا۔ تاہم، اکثر جوابات میں یہ کمی محسوس کی گئی کہ طلبہ یا تو صرف تعریف تک محدود رہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات انھیں قرار دیا گیا جن میں طلبہ نے کنایہ کی جامع اور درست تعریف پیش کی، جیسے: کنایہ ایسا مستعمل لفظ، الفاظ یا جملہ ہوتا ہے جس کے لغوی معنی اپنی جگہ موجود ہوں، مگر یہاں اس سے مراد مجازی مفہوم لی جائے۔ ایسے جوابات میں طلبہ نے اس کے بعد شعر میں موجود خط کشیدہ الفاظ 'راہ بدلنے' کے لغوی اور کنایاتی دونوں مفاہیم واضح کیے گئے۔ طلبہ نے درست طور پر کچھ یوں بیان کیا کہ اگرچہ لغوی طور پر اس کا مطلب راستہ تبدیل کرنا ہے، لیکن یہاں مراد ساتھ چھوڑ دینا یا تعلق ختم کرلینا ہے۔ طلبہ کی جانب سے جوابات میں غیر ضروری طوالت سے گریز کیا گیا اور اصطلاح کی وضاحت براہِ راست اور مربوط انداز میں کی گئی۔ جس سے طلبہ کی علمِ بیان سے آشنائی واضح ہوئی۔
بہتر جواب کا عکس	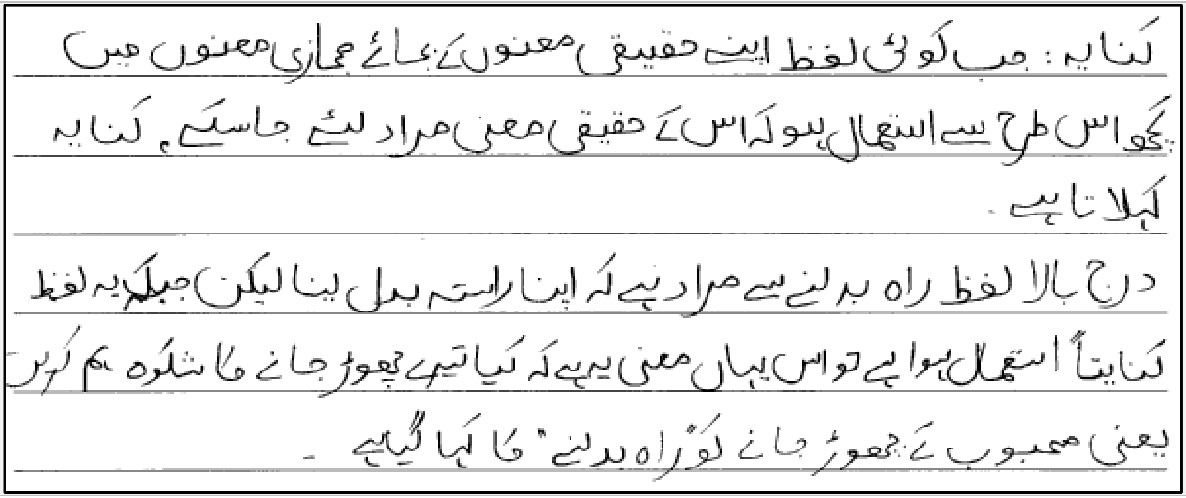 کنایہ: جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں کچھ اس طرح سے استعمال ہو کہ اس کے حقیقی معنی مراد لئے جاسکے ، کنایہ کہلاتا ہے ۔ درج بالا لفظ راہ بدلنے سے مراد ہے کہ اپنا راستہ بدل لینا لیکن جبکہ یہ لفظ کنایتاً استعمال ہوا ہے تو اس یہاں معنی یہ ہے کہ کیا تیرے چھوڑ جانے کا شکوہ ہم کریں یعنی محبوب کے چھوڑ جانے کو "راہ بدلنے" کا کہا گیا ہے ۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے کنایہ کی تعریف غلط یا مبہم انداز میں پیش کی، مثلاً: اسے تشبیہ یا استعارہ کی تعریف میں لے گئے۔ کچھ نے شعر میں موجود خط کشیدہ الفاظ کے صرف لغوی معنی بیان کیے یا محض شعر کو نثر میں تبدیل کر دیا، مگر کنایاتی مفہوم کی وضاحت نہ کر سکے۔ چند جوابات میں کنایہ کی تعریف تو شامل تھی، لیکن شعر کے اندر موجود کنایہ الفاظ کی توضیح موجود نہیں تھی، جس سے جواب ادھورا محسوس ہوا۔ کچھ طلبہ نے غیر متعلقہ تفصیلات شامل کر دیں، جس سے سوال کی اصل نوعیت پس منظر میں چلی گئی۔ متعدد جوابات میں الفاظ کا انتخاب بے ربط تھا اور جواب میں تسلسل یا وضاحت کی کمی محسوس ہوئی۔

ناقص جواب کا عکس

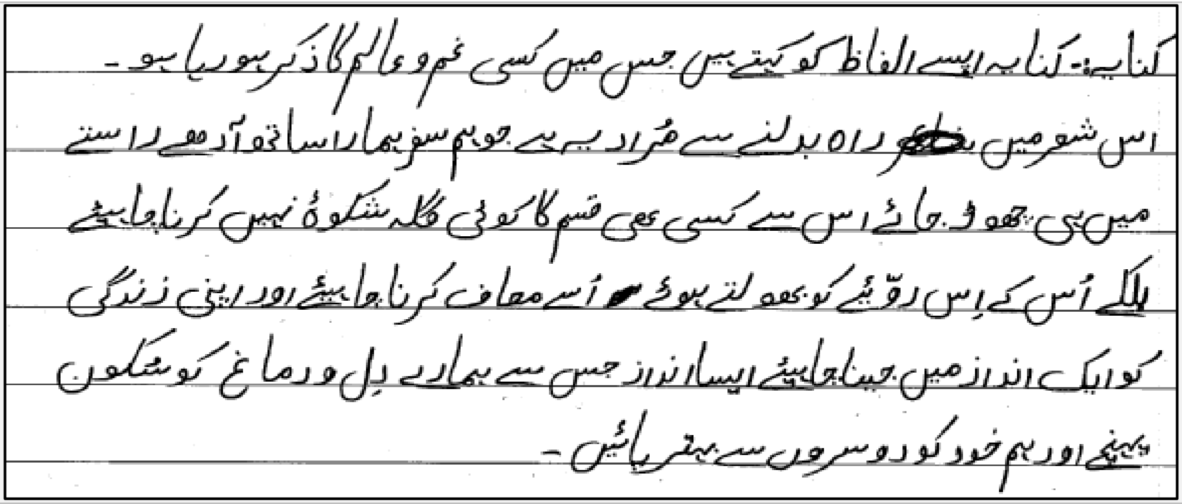
کنایہ: کنایہ ایسے الفاظ کو کہتے ہیں جس میں کسی غم و عالم کا ذکر ہو رہا ہو ۔
اس شعر میں ~~[illegible]~~ راہ بدلنے سے مراد یہ ہے جو ہم سفر ہمارا ساتھ آدھے راستے
میں ہی چھوڑ جائے اس سے کسی بھی قسم کا کوئی گلہ شکوہ نہیں کرنا چاہیے
بلکہ اُس کے اِس روّیئے کو سمجھتے ہوئے اُسے معاف کرنا چاہیئے اور اپنی زندگی
کو ایک انداز میں جینا چاہیئے ایسا انداز جس سے ہمارے دل و دماغ کو سکون
پہنچے اور ہم خود کو دوسروں سے بہتر پائیں ۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • **مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔**	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • **مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone)** • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • **ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال** • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ علمِ بیان کی اصطلاحات: تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور مجازِ مرسل کو تدریس کے دوران بار بار دہرانے کے ساتھ ساتھ عملی مثالوں اور مشقی سوالات کے ذریعے طلبہ کی سمجھ بوجھ کو مضبوط کریں۔ مختلف اشعار سے کنایہ کے الفاظ نکال کر ان کی وضاحت کروائیں تاکہ طلبہ اس اصطلاح کا عملی استعمال سیکھ سکیں۔ علاوہ ازیں، کمرہ جماعت میں ایک وضاحتی چارٹ یا خاکہ بھی آویزاں کیا جائے جس میں کنایہ اور دیگر اصطلاحات کی تعریف اور مثالیں شامل ہوں، تاکہ طلبہ کی یادداشت مضبوط ہو۔

سوال نمبر 3	
سوال	گھر میں پودے لگانا: آسٹریلیا کی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی سِڈنی کے محققین کو ایک تحقیق میں معلوم ہوا کہ گھر کے پودے عمارت کے اندر ہوا سے کینسر کا سبب بننے والے ذرات سمیت زہریلے بخارات کو صاف کر سکتے ہیں۔۔۔زیرِ مطالعہ پودوں نے ہوا سے ۹۷ فی صد نقصان دہ بخارات کو صرف آٹھ گھنٹوں میں صاف کر دیا تھا۔ (https://lahorenews.tv) درج بالا اقتباس کے پیشِ نظر گھر میں پودے لگانے کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے درج ذیل نِکات شاملِ تحریر کیجیے: • فضا میں موجود آلودگی اور اس سے ہماری صحت پر پڑنے والے مضر اثرات، • پودوں کی موجودگی گھر کی خوب صورتی میں اضافے کا سبب، • گھر میں پودے لگانے سے متعلق کوئی تجویز/مشورہ۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اخبارات اور رسائل کے کسی بھی متن کو اپنے علم کے مطابق جانچ سکیں اور اس پر اپنی رائے لکھ سکیں،
کُل نمبر	7
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون/متن، ۴ نمبر:** • فضا میں موجود آلودگی کے بارے میں بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • فضا میں موجود آلودگی کے سبب ہماری صحت پر پڑنے والے مضر اثرات واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • پودوں کی موجودگی گھر کی خوب صورتی میں اضافے کا سبب بنتی ہے، بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • گھر میں پودے لگانے سے متعلق کوئی تجویز/مشورہ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ہیئت/ساخت، ۳ نمبر:** • اقتباسات میں تقسیم: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کو علیحدہ علیحدہ اقتباسات میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو اقتباسات)۔ • طوالت: تحریر ۱۲ سے ۱۴ سطور (۱۴۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نِکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جاسکتا ہے)۔ • املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف تین اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (تین سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی اطمینان بخش رہی۔ بیشتر طلبہ نے ماحول سے متعلق موضوع کی مناسبت کو سمجھتے ہوئے اپنی تحریر میں فضا میں آلودگی، اس کے صحت پر مضر اثرات اور گھر میں پودے لگانے کی افادیت کو معقول انداز میں بیان کیا۔ کئی جوابات میں

	جملوں میں روانی، خیال کا تسلسل اور زبان کی سادگی قابلِ تعریف تھی۔ تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ کی واضح تقسیم اور نفسِ مضمون نے مطابق موزوں طوالت نے تحریر کو مؤثر بنایا۔ البتہ، کچھ جوابات میں موضوع سے انحراف، غیر مربوط جملے اور املا کی نے معیار کو متاثر کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے تقاضوں کو بہ خوبی سمجھتے ہوئے موضوع سے مکمل ہم آہنگی کے ساتھ تبصرہ تحریر کیا۔ تحریر کی ابتدا مدلل اور جامع تمہید سے کی گئی، جس میں فضا میں بڑھتی ہوئی آلودگی کا پس منظر بیان کیا گیا۔ فضائی آلودگی کے ذرائع جیسے گاڑیوں اور فیکٹریوں سے اٹھتا دھواں، کچرے کا جلانا اور شور وغل کی آلودگی کو واضح انداز میں پیش کیا گیا۔ طلبہ نے آلودگی کے انسانی صحت پر اثرات کو مؤثر انداز میں بیان کیا، مثلاً: سانس کی بیماریاں، آنکھوں میں جلن، جلدی امراض اور دمے جیسے مسائل کا ذکر کیا گیا۔ ساتھ ہی پودوں کی افادیت کو نہ صرف ماحولیاتی بہتری بلکہ گھر کی خوب صورتی، ذہنی سکون اور طرزِ زندگی کی بہتری سے جوڑا گیا۔ تبصرے میں طلبہ نے گھر میں پودے لگانے کے لیے کار آمد تجاویز بھی دی گئیں، جیسے: چھوٹے گملوں کا استعمال، موسمی پودے لگانا یا صحن و برآمدے کو سبز بنانے کی تدابیر۔ یہ تجاویز نہایت عملی اور ماحول دوست تھیں۔ تحریر کو کم از کم دو پیراگراف میں تقسیم کیا گیا، جس سے اس کی ساخت منظم نظر آئی۔ زبان سادہ، شائستہ اور مؤثر رہی، جب کہ جملے مربوط اور سیاق و سباق کے ساتھ ہم آہنگ تھے۔ بیشتر جوابات میں املا کی اغلاط نہ ہونے کے برابر تھیں اور سوال میں مطلوب نکات کا احاطہ کرتے ہوئے تحریر کی طوالت بھی ۱۲ سے ۱۴ سطور (تقریباً ۱۴۰ الفاظ) کے معیار پر پوری اتری۔ یوں ایسے جوابات نہ صرف سوال کے تمام نکات کا احاطہ کرتے رہے بلکہ اسلوب اور پیشکش کے اعتبار سے بھی نمایاں رہے۔
بہتر جواب کا عکس	جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا جا رہا ہے ویسے ویسے کئی نئی چیزیں بھی ایجاد ہوتی جا رہی ہیں مختلف قسم کی گاڑیاں اور ٹیکنولوجی میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے جن کے استعمال سے ہمارے ماحول میں کئی زہریلے گیس ہمارے صاف ہوا کے ساتھ مل جاتا ہے اور ہم وہ ہوا اپنے اندر لے لیتے ہے جس کی وجہ سے کئی لوگ متاثر ہو جاتے ہیں کچھ لوگوں کو سانس لینے میں مسئلہ ہو جاتا ہے اور دوسروں کے اندرونی حصے خراب ہو جاتے ہے باسی زہریلا ہوا کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے اب ہم اس مسائل کا حل کے لیے زیادہ تو کچھ نہیں کر سکتے لیکن اپنے گھر میں پودے لگا سکتے ہیں جو کہ خوبصورتی میں اضافہ کا بھی ایک بہانہ ہے اور مختلف قسم کے زہریلے گیس سے بچانے کا بھی ذریعہ ہے گھر میں پودے لگانے سے گھر میں رونق سا آجاتا ہے اور گھر میں خوشحالی والا ماحول بھی ہو جاتا ہے تو جب پودے لگانے کے اتنے ہی فوائد ہے تو ہمیں بھی چاہیئے کے ہم اپنے گھروں میں پودا لگائے تاکہ ہم اپنے گھر کو بھی بہترین بنائیں اور خود کو مختلف ٹیکنولوجی کی غلط سے بچا سکے اور خود کو ذہنی اور جسمانی دونوں طریقوں سے محفوظ رکھے.

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نہ صرف موضوع کی بنیادی جہتوں کا احاطہ کرنے میں ناکام رہے بلکہ سوال میں دیے گئے نکات کو بھی نظر انداز کیا۔ بعض تحریروں میں فضا میں آلودگی کی بہ جائے صرف پودوں کی خوب صورتی یا سجاوٹ پر مبنی غیر متعلقہ باتیں لکھی گئیں، جو موضوع سے ہٹ کر تھیں۔ کئی طلبہ نے صحت پر مضر اثرات بیان کرنے کی بہ جائے ذاتی مشاہدات یا غیر ضروری مثالوں کا سہارا لیا، جس سے نفسِ مضمون متاثر ہوا۔ پودوں کے فوائد یا گھر میں پودے لگانے سے متعلق تجاویز کو شامل نہ کرنے کی وجہ سے بھی جواب ادھورا محسوس ہوا۔ تحریر کی ساخت پر توجہ نہ دی گئی، اکثر جوابات ایک ہی پیراگراف میں مکمل کر دیے گئے، جس سے مضمون غیر منظم دکھائی دیا۔ جملوں میں ربط کا فقدان تھا اور زبان غیر مربوط اور الجھی ہوئی محسوس ہوئی۔ املا کی متعدد اغلاط بھی سامنے آئیں، جن میں عام الفاظ کی غلطیوں نے تحریر کی افادیت کو کمزور کیا۔ اسی طرح بعض جوابات محض ۷ یا ۸ سطور (یا تقریباً ۸۰–۹۰ الفاظ) پر مشتمل تھے اور ان میں سوال میں مطلوب نکات بیان نہ ہو سکے۔ انگریزی الفاظ کا غیر ضروری اور بے محل استعمال بھی کئی تحریروں میں دیکھا گیا، جس نے روانی اور تاثر دونوں کو متاثر کیا۔ بعض جوابات میں تو سوال میں دی گئی عبارت کو ہی معمولی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ تحریر کرنے کی کوشش کی گئی، جو تخلیقی صلاحیت کے فقدان کی نشان دہی کرتی ہے۔ مجموعی طور پر ایسے جوابات میں نہ تو واضح تمہید دکھائی دی، نہ ہی نفسِ مضمون یا اختتامیہ کی الگ شناخت، جس سے تبصرہ ایک مربوط تحریر کی بہ جائے منتشر جملوں کا مجموعہ بن گیا۔ ساخت کی یہ کمزوریاں، املا کی غلطیاں، خوش خطی کی کمی (اس سوال میں خوش خطی کے نمبر نہیں تھے، مگر تحریر کو اس قابل ہونا ضروری ہے کہ وہ بہ آسانی پڑھی جا سکے) اور مواد کی غیر متعلقہ تفصیل ایسے جوابات کو ناقص قرار دینے کا سبب بنیں۔
ناقص جواب کا عکس	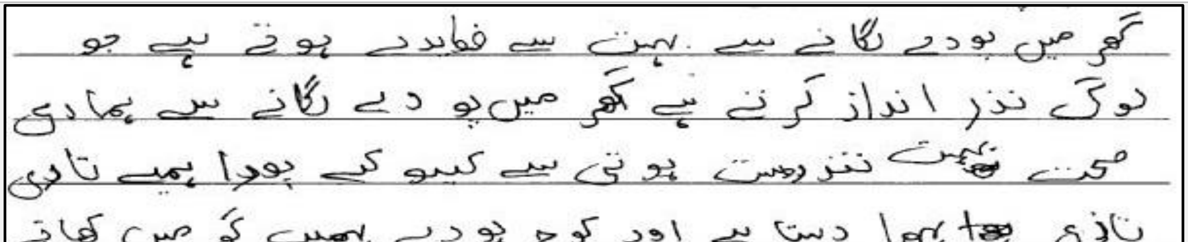 گھر میں پودے لگانے سے بہت سے فایدے ہوتے ہے جو لوگ نذر انداز کرتے ہے گھر میں پودے لگانے سے ہماری صحت بہت تندرست ہوتی ہے کیونکے پودا ہمیں تازی تازی hawa دیتا ہے اور کوچ پودے ہمیں گھر میں کھانے میں استعمال ہونے کی چیزیں بھی تازی تازی دیتے ہے جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی. پودوں سے اور بھی فایدے ہوتے ہے جیسے ہمارا گھر خوب صورت دیکھتا ہے جگا جگا پودے لگانے سے گھر میں ہریالی دیکھتی ہے اور وہ بہت وسیلا خوب صورت لگتا ہے زیادہ سے زیادہ پودے لگانے سے خوب صورتی میں اضافہ ہوتا ہے. جو پودے دیکھنے میں رنگ برنگی بھی ہوتے ہے. گھر میں پودے لگانے سے لوگ اور دینداد بادی تاریف بھی کرتے ہے گھر کی کیونکے ماحول بھی بہت اچھا ہو جاتا ہے.

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو تبصرہ نگاری کے اصول وضوابط بہ خوبی سمجھائیں اور مختلف موضوعات یا اخباری تراشے فراہم کر کے تبصرہ لکھنے کی مشق کروائیں۔ اس سلسلے میں ہمارے ادارے (آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ) کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں شامل اس نوعیت کے سوالات سے بھی بھرپور استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں، کمرۂ جماعت میں طلبہ کے درمیان مختلف موضوعات پر مباحثے کی سرگرمیاں منعقد کرنا تبصرہ نگاری کے فن میں مہارت حاصل کرنے میں نہایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں، کیوں کہ اس سے طلبہ کی سوچ کو وسعت ملتی ہے اور اظہار خیال بہتر ہوتا ہے۔ اس طرح طلبہ نہ صرف نظریاتی طور پر بلکہ عملی طور پر بھی تبصرہ نگاری میں مہارت حاصل کر پائیں گے۔

سوال نمبر 4	
سوال	 دیے گئے تصویری خاکے کے پس منظر میں مضمون یا روداد سفر تحریر کیجیے۔ **ہدایات:** 1۔ مضمون نویسی / روداد سفر کے اہم عناصر ملحوظ رکھیے۔ نیز اپنی تحریر کو عنوان دیجیے۔ 2۔ دورِ حاضر کے واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اچھے اور مخلص دوستوں / سہیلیوں کی اہمیت بیان کیجیے۔ نیز اچھے دوست / سہیلی کے حوالے سے مخلصانہ طرزِ عمل کو بہ طورِ مثال پیش کیجیے۔ 3۔ تصویر کی جزئیات کا بہ غور جائزہ لیتے ہوئے اچھے دوستوں / سہیلیوں کے ساتھ خوش اور ہنستے کھیلتے رہنے کا رویہ واضح کیجیے۔ نیز اس اچھے حلقۂ احباب (دوستوں / سہیلیوں) کے معاشرے پر پڑنے والے مثبت اثرات کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کیجیے۔ 4۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیے۔ 5۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر (✓) کا نشان لگائیے۔ **مضمون / رودادِ سفر**
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.1.& 2.3.7
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اپنے علم، معلومات اور افکار کو مثلاً مضمون، سفر نامہ، خطوط، طنز و مزاح پر مبنی تحریروں اور شاعری کے ذریعے تخلیق کر سکیں، & کم از کم پانچ پیراگراف پر مشتمل اشاروں، تصویروں کی مدد سے مضمون اور طنز و مزاح پر مبنی تحریر تخلیق کر سکیں (مختلف اتفاقات اور واقعات کے تناظر میں)۔
کُل نمبر	15
تفہیمی سطح	اطلاق

نِکات برائے جانچ

نفسِ مضمون / متن، ۵ نمبر:

- دورِ حاضر کے واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اچھے اور مخلص دوستوں کی اہمیت بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- اچھے دوست کے حوالے سے مخلصانہ طرزِ عمل کو بہ طورِ مثال پیش کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- اچھے دوستوں کے ساتھ خوش اور ہنستے کھیلتے رہنے کا رویہ واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- اچھے حلقۂ احباب (دوستوں کے درمیان رہنا) کے معاشرے پر پڑنے والے مثبت اثرات کے تناظر میں تحریر کا احاطہ کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- طنزیہ یا مزاحیہ جملے / الفاظ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔

ہیئت / ساخت، ۴ نمبر:

- برائے مضمون: تمہید: موضوع سے مطابقت رکھنے والی تمہید پر ایک نمبر دیا جائے (کسی قول یا شعر سے آغاز ہو تو خوب ہے)۔
- برائے رُودادِ سفر: رودادِ سفر کی ساخت کو نبھاتے ہوئے حالات وواقعات بیان کرنے کے دوران دن، تاریخ، مقام اور کرداروں کی تفصیلات اور اپنے جذبات واحساسات شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- اقتباسات میں تقسیم: ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پانچ پیروں میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین پیرے)۔
- طوالت: تحریر ۲۷ سے ۳۰ سطور (۳۰۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ! اگر نفسِ مضمون کے تمام نِکات (۵ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جا سکتا ہے)۔
- املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف پانچ اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (پانچ سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے گا)۔

مجموعی تاثر، ۶ نمبر:

زاویہ	عمدہ 5-6	اوسط 3-4	ناقص 1-2
تخلیقیت	تحریر میں تخلیقیت کی بہترین مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے کے عین مطابق موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی زبردست عکاسی کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے	تحریر میں تخلیقیت کی اچھی مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے سے ملتا جلتا موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی کہیں کہیں اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت،	تحریر میں تخلیقیت کمی کی وجہ سے تصویری خاکے سے مطابقت رکھنے والا موضوع تلاش کرنے میں کمی رہ گئی ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی جیسے عناصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے

		مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز عمدہ ہے۔	منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز اچھا ہے۔	مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویۂ نگاہ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز بہت کم موجود ہے۔
	ترتیب	اسلوب بیان مضمون / رودادِ سفر کے تقاضے بہت اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں بہترین ربط و تسلسل ہے اور ایک ہی بات ایک ہی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں ایک یا دو یا بالکل نہیں ہیں۔ رموزِ او قاف کا موزوں استعمال کیا گیا ہے۔	اسلوب بیان مضمون / رودادِ سفر کے تقاضے اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط و تسلسل اچھا ہے لیکن ایک ہی بات کئی بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں تین یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔ رموزِ او قاف کا کہیں کہیں استعمال کیا گیا ہے۔	اسلوب بیان مضمون / رودادِ سفر کے تقاضے نبھانے کا انداز ناقص ہے۔ اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط و تسلسل کم یا نہ ہونے کے برابر ہے نیز ایک ہی بات ایک بار بار تحریر کی گئی ہے۔ تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں چھے یا چھے سے زیادہ ہیں۔ رموزِ او قاف بہت کم یا نہ ہونے کے برابر استعمال کیے گئے ہیں۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی بہتر رہی۔ اکثریت نے دوستوں کی اہمیت، مخلصانہ رویے، اور معاشرتی اثرات کو اچھے انداز میں بیان کیا۔ طنز و مزاح نے تحریر کو دل چسپ بنایا، ساخت منظم اور نفسِ مضمون کے مطابق طوالت موزوں تھی۔ مضمون اور رودادِ سفر کے تقاضے بھی پورے کیے گئے۔ ناقص جوابات میں موضوع کی سمجھ کمزور تھی، مخلص رویے یا دوستوں کے اثرات پر بات نہیں کی گئی، ساخت ضعیف اور املا کی غلطیاں زیادہ تھیں۔ تحریر غیر مربوط اور مختصر یا بے جا طویل رہی۔			
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں سوال کے موضوع کی مناسبت سے عمدہ اور مربوط تحریر پیش کی۔ نیز دورِ حاضر کے پس منظر میں دوستوں کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے دوستی کے مثبت پہلو جیسے اعتماد، تعاون اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونا بہ خوبی بیان کیے گئے۔ مخلص دوست کی مثالوں میں مشکلات میں ساتھ دینا، راز داری بر قرار رکھنا اور ضرورت پڑنے پر مدد کرنا شامل تھا، جو تحریر کو مؤثر اور قابلِ قبول بناتے ہیں۔ خوش وخرم دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق، کھیل کود اور دوستانہ میل جول کی مثالوں نے تحریر کو جان دار بنایا۔ علاوہ ازیں، معاشرے پر دوستوں کے مثبت اثرات جیسے امن، بھائی چارے کی فضا قائم کرنا اور نفرتوں کو کم کرنا واضح طور پر بیان کیے گئے۔ طنزیہ اور مزاحیہ جملے تحریر میں شامل کر کے اندازِ بیان کو دل چسپ اور دل کش بنایا گیا۔ مضمون نویسی میں تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ واضح پیرے کی صورت میں موجود تھے، جب کہ رودادِ سفر میں دن، تاریخ، مقام، کرداروں اور جذبات کی بھرپور عکاسی کی گئی۔ تحریر کا حجم تقریباً ۲۷ سے ۳۰ سطور یا ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل تھا، جو طوالت کے معیار پر پوری اترتی ہے (جب کے سوال میں مطلوب نکات کے مطابق ہو)۔ املا کی اغلاط پانچ سے کم تھیں، جملوں میں ربط و تسلسل برقرار تھا اور رموزِ او قاف کا مناسب استعمال نظر آیا۔ زبان سادہ مگر مؤثر اور تخلیقی تھی، جس میں جذبات، تاثرات اور خیالات کی گہری عکاسی تھی۔ بے تکلفانہ جملے، محاورات اور ضرب الامثال تحریر میں طنز و مزاح کی خوبی کو بڑھاتے ہوئے مجموعی تاثر کو			

	نکھارے۔ مجموعی طور پر، بہتر جوابات میں معلومات و دلائل کی جامعیت، تخلیقی اظہار اور تحریری اصولوں کی مکمل پاسداری نمایاں تھی، جس نے سوال کے تقاضوں کو بہ خوبی پورا کیا۔
بہتر جواب کا عکس (مضمون)	مضمون / روداد سفر عنوان: دوست آشنائی — ایک بہترین نعمت دوست، خدا کی طرف سے وہ نعمت جو ماند انسان کی زندگی میں ایک بہترین ساتھی بن کر اسکی خوشی، اسکے جذبات اور بہترین مواقع کی حفاظت کرتا ہے۔ کہ جب ہم زمانے کی خواری سے آشنا ہوں تو ماں کے بعد پہلا خیال اسکا ہی آئے۔ وہ جو مصیبت کے خلاف ڈھال بن جائے اور کئی بار خود بھی مشکل میں پڑ جائے۔ اور جب اس سے فاصلہ ہو تو جی ملنے کو آئے۔ آج کل کے دور میں ایک اچھا مخلص دوست ڈھونڈنا آٹے کے ڈھیر میں چاول کا دانہ ڈھونڈنے کے برابر ہے۔ زندگی کے کئی مواقع پر بہت سے لوگ آتے ہیں جو آپکے ساتھ مخلص اور آپکی خوشی میں شریک ہونے کا ڈھونگ رچینگے مگر اصل اچھا دوست تو وہی ہے جو مشکل میں ساتھ دے اور آپکا غم بانٹے اور آپکو اچھی صلاح دے۔ دورِ حاضرہ میں جہاں لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے قریب آگئے ہیں اور اپنوں سے دور ہوگئے ہیں وہیں وہ آن لائن پلیٹ فارمز پر مختلف لوگوں سے ملتے ہیں اور ان سے بات چیت کرتے ہیں اور اس طرح بھی کئی خوبصورت رشتے دوستی کی صورت میں بن جاتے ہیں مگر کئی بار یہ دھوکہ بھی ہوسکتا ہے۔ اچھے مخلصانہ دوست احباب انسان کے کردار اور اسکی شخصیت پر بھی گہرہ اثر چھوڑتے ہیں یعنی جو شخص اچھی سنگت میں ہوتا ہے اور ایسے لوگوں سے گھرا ہوا ہوتا ہے جو اسے سیدھے راہ پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں وہ ظاہری طور پر باشعور، خوش اخلاق اور اپنی زندگی میں کچھ کر دکھانے کا جذبہ رکھتا ہے جبکہ ایسے لوگ جو منفی سنگت میں رہتے ہیں وہ ہمیشہ غلط راہ پر چل پڑتے ہیں اور زندگی کے خوبصورت مواقع اپنی لاپرواہی اور کم سنی کی وجہ سے گنوا دیتے ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق وہ لوگ جو دوست احباب میں زیادہ رہتے ہیں وہ زیادہ خوش اور کامیاب ہوتے بہ نسبت انکے جو اکیلے رہتے ہیں اور مایوسی

کا شکار ہو جاتے ہیں۔

مخلص دوستوں کے سنگ زندگی مزید خوبصورت لگنے لگتی ہے۔ چاہے پھر اسکول میں استاد کی ڈانٹ کے بعد بھی چھپ کر ہنسنا یا کھانا کھانا ہو یا کسی دوسرے سے لڑائی کے وقت ایک ہو کر اسکے چھکے چھڑانے ہو۔ بھلے کتنے ہی مزید دوست بن جائیں مگر ان ہی چار دوستوں کے ساتھ دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد بیٹھنا ہو یا محفل جمانی ہو تو ہر چیز تلسمی اور ہم بس کچھ بے فکر پریوں کی مانند ہو جاتے ہیں جنہیں ایک دوسرے میں سکون حاصل ہوتا ہو۔

جب کچھ دوست آپس میں مل جاتے ہیں تو وہ دنیا کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے دور اپنی ایک الگ دنیا میں ہوتے ہیں جہاں وہ ایک دوسرے کا سہارہ اور خوشی و سکونت کی وجہ بن جاتے ہیں اور یہی کچھ پل زندگی کو اور بھی زیادہ خوبصورت، تازہ دم اور دلکش بنا دیتے ہیں۔

بہتر جواب کا عکس

(رودادِ سفر)

مضمون / رودادِ سفر

عنوان: سفر ہمیشہ کا

تو دوستوں بات ہے ۲۵ فروری ۲۰۲۵ء کی، جمعہ کا دن ہے اور وقت ہو رہا ہے تقریباً رات کے ساڑھے آٹھ۔ یہ وہ وقت ہے جب میں تیار شیار ہو کر بیٹھی اپنے کزنز کا انتظار کر رہی ہوں، یا یوں کہہ لی جیے کہ اپنی زندگی کے ساتھیوں یا دوستوں کا انتظار کر رہی ہوں۔ یہ سب تیاری ایک جنگل میں قدم رکھنے کی ہے۔ ارادے کے مطابق ہم یہاں خیمے لگائیں گے، لکڑی پر کھانا بنائیں گے اور شاید ایک شکار بھی کریں۔ یہ سب سرگرمیاں صرف خیالات اور فلم ڈراموں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ بہر حال میرے دوست احباب گھر تشریف لائے، تھوڑا چائے پانی ہوا اور پھر ہم اپنے اس جنگلی سفر پر روانہ ہو گئے۔

	خوشی کے جھونکے تو سب ہی کو پڑ رہے تھے، پہلی مرتبہ جو کسی ایسے مقام پر روانہ ہیں۔ مجھے تو بس ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ جانور اپنے اصل گھر کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ آخرکار ۱۰ گھنٹے کے طویل اور خوبصورت سفر کے بعد ہم اُس جگہ پہنچ ہی گئے۔ چچی نے اپنی ۸ سالہ چھوٹی صاحبزادی کو بھی ہمارے ساتھ بٹھا دیا اور اُس کا خیال رکھنے کو کہہ کر جلدی جلدی چلی گئیں۔ تو ہمیں مجبوراً اُس کو بھی ساتھ لانا پڑا۔ آپ جب یہاں پہنچے پہنچتے اُنکی دیر ہو گئی تو وہ محترمہ رونے لگیں کہ مجھے گھر واپس جانا ہے۔ آدھے گھنٹے بعد ہم اُس کو رونے رُلانے سے بند کرا کر اپنے ساتھ مشغول کر اندر لے ہی آئے۔ جلدی سے خیمے لگائے اور اُس کو سب سے پہلے سُلا دیا۔ ہم سب خود رات بھر باتیں کرتے رہے اور بہت سارے کھیل کھیلے، پھر صبح سویرے لکڑیاں جمع کرنے میں اُف جو مشقتیں آئیں۔ آخرکار ہم نے اس میں اپنا ناشتہ بنایا اور ہم میں سے کوئی اتنا مضبوط نہیں تھا کہ شکار کی طرف قدم بڑھا سکے تو ہم نے واپس چل لینے کا ارادہ بنایا۔ یہ سفر تو یہاں ختم ہوتا ہے مگر میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ اچھے اور مخلص دوست کسی قیمتی خزانے سے کم نہیں ہوتے۔ ان کی حفاظت ہمیشہ کرتے رہنی چاہیے، یہ ہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے آپ بہت سی معاشرتی برائیوں سے دور رہتے ہیں۔ چاہے آپ کی زندگی میں جتنے بھی مسائل کیوں نہ ہوں یہ لوگ ہمیشہ آپ کے اوپر ایک مسکراہٹ رکھتے ہیں۔ تو بس ہمیشہ اِن سے بنا کے رکھیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے سوال کا جواب توقع کے مطابق نہیں دیا۔ بعض نے موضوع ہی بدل دیا اور دیے گئے نکات پر توجہ نہیں دی اور تحریری ساخت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ حقائق، خیالات، جذبات اور تاثرات کی مناسب عکاسی نہ ہونے کی وجہ سے تحریر کا مجموعی تاثر کمزور رہا۔ کئی طلبہ نہ تو مضمون نویسی کی طرف گئے اور نہ ہی رودادِ سفر کی جانب، بلکہ صرف سوال میں دیے گئے خاکے کی بازگشت لکھ دی، جو مطلوبہ معیار سے بہت دور تھا۔ بعض نے زیادہ سطور بھرنے کی خاطر صفحات پر بے جا خالی جگہیں چھوڑ دیں، جو غیر مناسب عمل ہے۔ علاوہ ازیں، املا کی اغلاط اور بے ربط جملوں نے تحریر کو مزید متاثر کیا۔ کچھ اہم نقائص درج ذیل ہیں: طلبہ نے موضوع کو سمجھنے میں کمی دکھائی اور دوستوں کی اہمیت یا مخلصانہ رویے پر توجہ نہیں دی۔ جواب میں دوستوں کے رویے کی بہ جائے غیر متعلقہ یا عمومی باتیں شامل کی گئیں، یا سوال کا محور ہی بدل دیا

	گیا۔ طنز و مزاح کی عدم موجودگی کی وجہ سے تحریر بے جان اور خشک محسوس ہوئی۔ مضمون یا رودادِ سفر کی ساخت کا خیال نہ رکھا گیا، مثلاً: تمہید، نفسِ مضمون اور اختتامیہ واضح نہ تھے، یا رودادِ سفر میں تاریخ، مقام اور جذبات کی تفصیل شامل نہیں تھی۔ تحریر بہت مختصر (۲۰ سطور سے کم) یا بے حد طویل اور غیر متعلقہ نکات پر مشتمل تھی، جس سے طوالت کا معیار متاثر ہوا۔ جملے غیر مربوط، بار بار دہرائے گئے اور ربط و تسلسل کا فقدان تھا۔ املا کی پانچ سے زائد اغلاط تحریر کے معیار کو نقصان پہنچاتی تھیں۔ رموزِ اوقاف کا غلط یا کم استعمال پڑھنے میں مشکلات پیدا کرتا تھا۔ بعض جوابات رسمی اور بے جان انداز میں تھے، جو موضوع کے جذباتی پہلو سے ہم آہنگ نہیں تھے۔ رودادِ سفر میں دن، تاریخ، مقام، کردار اور ذاتی جذبات کی کمی واضح نظر آئی۔ مجموعی طور پر، ناقص جوابات میں موضوع کی سمجھ بوجھ اور تحریری معیار دونوں کی کمی تھی، جس سے تحریر کا اثر کمزور اور غیر مربوط رہا۔
ناقص جواب کا عکس	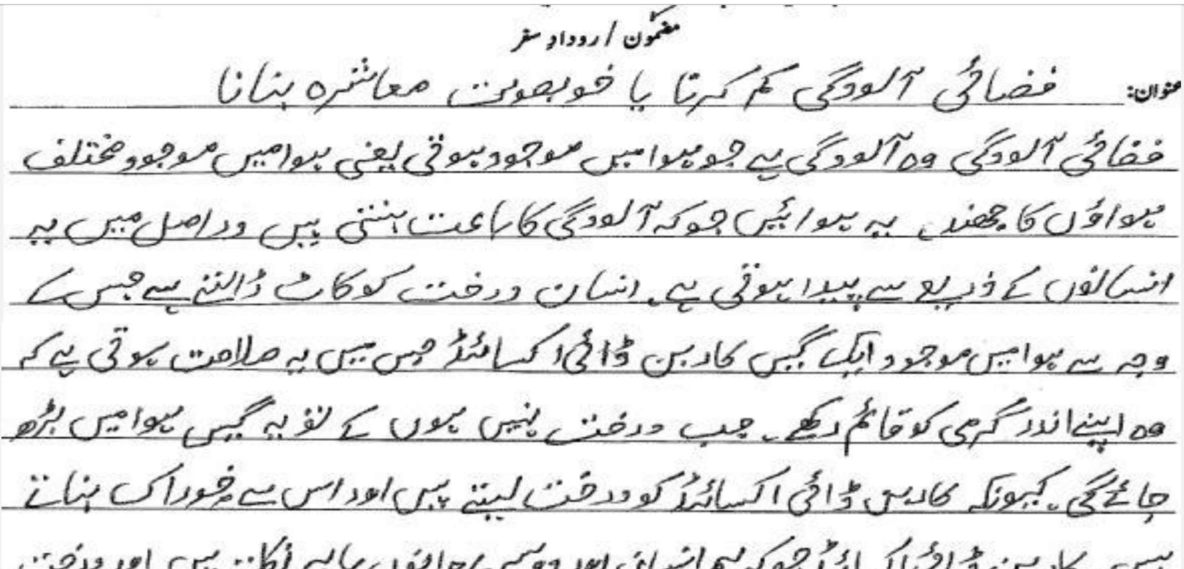 مضمون / روداد سفر عنوان: فضائی آلودگی کم کرنا یا خوبصورت معاشرہ بنانا فضائی آلودگی وہ آلودگی ہے جو ہوا میں موجود ہوتی یعنی ہوا میں موجود مختلف ہواؤں کا چھنا یہ ہوائیں جو کہ آلودگی کا باعث بنتی ہیں دراصل میں یہ انسانوں کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ انسان درخت کو کاٹ ڈالتے ہے جس کے وجہ سے ہوا میں موجود ایک گیس کاربن ڈائی اکسائیڈ جس میں یہ صلاحت ہوتی ہے کہ وہ اپنے اندر گرمی کو قائم رکھے۔ جب درخت نہیں ہوں کے تو یہ گیس ہوا میں بڑھ جائے گی۔ کیونکہ کاربن ڈائی اکسائیڈ کو درخت لیتے ہیں اور اس سے خوراک بناتے ہیں۔ کاربن ڈائی اکسائیڈ جو کہ ہم انسان اور دوسرے جانوں باہر نکلتے ہیں اور درخت اس گیس کو اکسیجن کے ساتھ ملا کر خوراک بناتے ہیں۔ دیکھو درخت کتنے فائدہ مند چیز ہیں۔ انہیں کی وجہ سے دنیا میں چرند پرند اور سارے مخلوقاتِ قدرت زندہ ہے۔ دوسرے جانب انسانوں کی تعداد دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے اور درختوں کی کٹائی بھی۔ جو کہ ہمیں پہچانا ہوں کہ درختوں کو کاٹنا ایک بیوقوفی کی نشانی۔ اول تو درخت کو کاٹنے سے گریز کریا اگر ضرورت بڑھنے پر کاٹا تو اس کے جگہ میں 5 درخت لگاؤ کیونکہ درخت لگانا صدقہ جاریہ بھی ہے۔ جب آپ کو یہ تجویز کروں گا کہ درخت کو ایسے جگہوں پر لگاؤ جہاں کوئی اور درخت نہیں ہے۔ آپ سڑک کے کنارے پر ایک سایہ دار اور پھل دار درخت کو لگائے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے گا اور وہاں سے گزرنے والے کی طرف سے تجھ ارسے

دعا نکلی گی اور دنیا میں آئے ہو تو کچھ اچھا کر کے جاؤ۔ درختوں کے اور
بھی بے شمار فوائد ہیں یہ لکڑی کے کام بھی آتی ہیں۔ میرا یہ
مشورہ ہو گا کے لکڑی کے لیے سوکھی ہوئی درخت کا استعمال کرو
یعنی خود بہ خود سوکھی ہوئی۔ جس سے ماحول صاف رہے گا۔

دنیا میں اس سے بہت سے بڑے پیمانوں پر درختوں کی حفاظت اور
اور درخت لگانے پر ہوا۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے معاشرے میں کم
مفید اثر کو نہیں دیکھا گیا ہے۔ گرمی سال بہ سال بڑھتی ہی جا رہی
ہے۔ اس کی وجہ سے GIOBAH WarMing اس لفظ کا مطلب ہے سالانہ سیلاب
کی سطح بڑھ جانا اور گرمی بڑھنا۔ دراصل ہم انسانوں کے ذریعے یہ
یہ عمل ہوتا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم کم از کم پیٹرول یا ڈیزل والی کار کا
استعمال کرے اس کے بجائے سائیکل کا استعمال کیا جائے جو صحت کے لیے بھی
مفید ہے۔ دوسرا یہ کہ لکڑی کو کم سے کم جلایا جائے فیکٹریوں میں سے
جو دھواں نکلتا ہے اور فیکٹریوں میں ایسے جدید آلہ لگائے جائے
کہ جس سے گندی ہوا کا نکلنا کم سے کم ہو جائے۔
پبلک ٹرانسپورٹ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔		

اضافی تجویز: جیسے اچھا بولنے کے لیے اچھا سننا ضروری ہوتا ہے، اسی طرح اچھا لکھنے کے لیے بھی اچھا پڑھنا انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اساتذہ کا کردار بہت اہم ہے کہ وہ طلبہ کو مطالعے کی عادت ڈالنے کی راہ نمائی اور حوصلہ افزائی کریں۔ اس صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں شامل ایسے سوالات کی مشق مفید ثابت ہو سکتی ہے، جو طلبہ کی تحریری مہارت کو فروغ دینے میں معاون ہوں۔ اس طرح طلبہ نہ صرف مطالعے کی عادت اپنائیں گے بلکہ تحریری اظہار میں بھی مہارت حاصل کریں گے۔

سوال نمبر 5	
سوال	فرض کیجیے! آپ اپنے گھر میں رنگ و روغن کروانے کے / کی خواہش مند ہیں اور آپ چاہتے / چاہتی ہیں کہ تمام کام خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ اس مقصد کے تحت آپ نے رنگ و روغن کی خدمات فراہم کرنے والے ایک ادارے / ماہرِ رنگ ساز کے نام خط لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ دی گئی فرضی صورتِ حال کے تناظر میں خط لکھیے، جس میں درج ذیل نِکات شاملِ تحریر ہوں: • گھر میں رنگ و روغن کروانے کے لیے ممکنہ ایام و مدت، • گھر کے جس جس حصے میں رنگ و روغن کروانا ہے اُس کا ذکر، کھڑکیوں اور دروازوں کی تعداد، • اجرت (مزدوری) طے کرنے کے لیے اپنے سابقہ تجربے / مشاہدے کا حوالہ۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	2.3.22
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اپنے خیالات کا اظہار رسمی خط اور ای میل کے ذریعے تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	8
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۴ نمبر:** • رنگ و روغن کے لیے ممکنہ ایام و مدت واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • گھر کے جس جس حصے میں رنگ و روغن کروانا ہے اُس کا ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • کھڑکیوں اور دروازوں کی تعداد بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اجرت مقرر کرنے کے لیے سابقہ تجربے / مشاہدے کا حوالہ دینے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ہیئت / ساخت، ۴ نمبر:**

	• خط کے درست اجزا (پیشانی / القاب / آداب / ابتدائیہ / اختتامیہ) درست مقام پر تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین اجزا)۔ • خط کے متن کو تحریر کی مناسبت سے اقتباسات میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم دو پیرے)۔ • خط کو املا کی اغلاط سے پاک ہونے یا صرف تین تک اغلاط پر ایک نمبر دیا جائے۔ • طوالت تحریر کم از کم ۱۲ سے ۱۴ سطور (۱۶۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (اجزائے خط علیحدہ ہیں۔ اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (۴ نمبر) جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دیا جاسکتا ہے)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی بہتر رہی۔ اکثریت نے رسمی خط کی ساخت اور اسلوب کو سمجھ کر مطلوبہ نکات جیسے: رنگ و روغن کی مدت، گھر کے حصے، کھڑکیاں دروازے اور اجرت کے حوالے شامل کیے۔ خطوط منظم پیروں میں تقسیم اور موزوں طوالت کے ساتھ تحریر ہوئے۔ نیز املا کی اغلاط کم تھیں۔ بعض طلبہ نے عمدہ اسلوب کا مظاہرہ کیا جس سے تحاریر مؤثر بنیں۔ تاہم، کچھ طلبہ نے مطلوبہ نکات کا احاطہ نہ کیا، خط کی ساخت پر دھیان نہیں دیا، املا کی غلطیاں زیادہ تھیں اور غیر رسمی انداز اپنایا، جس سے جواب ناقص رہا۔ یاد رہے! اس امر پر خاص توجہ دی جائے کہ امتحانی پرچے میں خط نویسی کے سوال کا جواب تحریر کرتے وقت ایسی کسی بھی اصطلاح یا اشارے سے اجتناب کیا جائے جو طالبِ علم کی شناخت ظاہر کریں۔ جیسے کہ سرنامے یا اختتام پر حروفِ ابجد (ا، ب، ج، د، ہ، و وغیرہ) کا استعمال کرنا موزوں رہے گا۔ اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ جواب مکمل طور پر غیر شخصی اور معیاری انداز میں ہو تاکہ تشخیص کا عمل منصفانہ اور یکساں رہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے خط نویسی کے تمام اجزا اور سوال میں دیے گئے مطلوبہ نکات کو بہ خوبی شامل کیا اور موضوع کے مطابق تحریر پیش کی، جو اعلیٰ معیار کے رسمی خطوط کے زمرے میں آتی ہے۔ تحریری اسلوب مہذب اور متناسب تھا، جس میں خط لکھنے کے مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ضروری باتوں کو مؤثر انداز میں بیان کیا گیا۔ بہتر جوابات میں رنگ و روغن کے لیے متوقع ایام اور مدت (مثلاً: جمعہ سے بدھ تک، یا تقریباً ایک ہفتہ) واضح طور پر ذکر کیے گئے، جس سے کام کی منصوبہ بندی کا اندازہ ہوتا تھا۔ گھر کے مختلف حصوں جیسے کمرہ، برآمدہ، غسل خانہ اور صحن کی تفصیل دی گئی، جس سے کام کے دائرہ کار کی وضاحت ہوئی۔ دروازوں اور کھڑکیوں کی صحیح تعداد (مثلاً- تین دروازے اور دو کھڑکیاں) شامل کرنا تحریر کو حقیقت پسندانہ اور مکمل بناتا تھا۔ اجرت کے تعین کے لیے سابقہ تجربے یا مشاہدے کا حوالہ بھی دیا گیا، جیسے: گزشتہ سال فلاں پینٹر نے فی دن پانچ سو روپے لیے تھے، یا پچھلی بار سات دن میں کام مکمل ہوا تھا، اسی حساب سے اجرت طے کریں گے۔ جو جواب کو معقولیت اور وزن دیتا تھا۔ خط کی ساخت کے تمام ضروری اجزا (سرنامہ، آداب، ابتدائیہ اور اختتامیہ) مناسب ترتیب سے تحریر کیے گئے اور متن کو کم از کم دو پیرے میں منظم کیا گیا، جس سے تحریر میں وضاحت اور روانی برقرار رہی۔ تحریر کی طوالت نفسِ مضمون کے مطابق، تقریباً ۱۲ سے ۱۴ سطور (۱۶۰ الفاظ) پر مشتمل تھی، املا کی اغلاط تین سے کم تھیں اور رموزِ اوقاف کا مناسب استعمال بھی نظر آیا۔ خوش خطی نے مجموعی تاثر کو مزید مؤثر بنایا۔ مجموعی طور پر، طلبہ نے رسمی خط کی تمام تقاضے بہ خوبی پورے کرتے ہوئے ایک مربوط، جامع اور معیاری تحریر پیش کی جو موضوع کی مکمل نمائندگی کرتی ہے۔

بہتر جواب کا عکس	کمرۂ امتحان ا،ب،ج ۸ مئی، ۲۰۲۵ء محترم ماہر رنگ ساز ایچ ادارہ! السلام علیکم! امید کرتی ہوں کہ آپ خیریت سے ہونگے۔ میں آپ کو یہ خط اس لیے لکھ رہی ہوں کیونکہ مجھے اپنے پرانے گھر کو رنگ و روغن کرانا ہے اور اسے پھر سے پہلے جیسا چمکدار اور صاف بنانا ہے۔ اس شہر میں اس کام کے ماہرین صرف آپ کے ادارے میں پائے جاتے ہیں اسی لئے اس سلسلے میں مجھے آپ کو خط لکھنا پڑا۔ صورتِ حال کچھ یوں ہے کہ گھر زیادہ بڑا نہیں ہے تو اسی لیے کام کرنے والے صرف تین لوگ ہی چاہیے ان کی رہائش کا بندوبست بھی یہاں بہترین طریقے سے ہوجائے گا اور کام بس ایک ہفتے کے اندر اندر ہی ہوجانا چاہیے۔ کیونکہ دو ہفتے میں بہن کی رخصتی اسی گھر سے ہونے والی ہے۔ اسی لیے کام جلدی ہوجائے گا تو بہتر ہوگا۔ گھر میں کل ملا کر تین کمرے ہیں جن میں کل ملا کر تین دروازے اور چھ کھڑکیاں بنتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس گھر کو باہر سے بھی رنگ و روغن کی ضرورت ہے اور بڑا صحن میں بھی رنگ روغن کرنی ہیں۔ مزدوری کے لئے پچھلے ہفتے میں نے آپ ہی کے ادارے سے تین افراد کو [illegible] چاچی کے گھر کے رنگ و روغن کے لئے لایا تھا ان کا کام بہت زبردست تھا تو انہیں مزدوری ۸ آٹھ گھنٹے کا چار ہزار ملتا تھا تو میں ان کو بھی وہی رقم دینا بہتر کرونگی اور پھر بھی انہیں کم لگ رہا ہے تو وہ یہاں آنے کے بعد مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔ امید کرتی ہوں کہ آپ میری اس خط کا جلد سے جلد مثبت جواب دینگے اور مجھے مایوس نہیں کرینگے۔ آپ کے جواب کی منتظر ا،ب،ج

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جواب میں طلبہ نے اس سوال کا جواب، سوال میں دیے گئے نکات اور رسمی خط کی خصوصیات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحریر نہیں کیا۔ املا کی اغلاط اور خوش خطی کی کمی نے تحریر کے تاثر کو مزید متاثر کیا۔ نفسِ مضمون کے حوالے سے بھی اکثر نے مطلوبہ نکات کو پوری طرح شامل نہیں کیا اور رسمی خط کے مناسب اسلوب کی بہ جائے بے تکلف انداز اپنایا جو اس صنف سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ ساخت کے اعتبار سے بھی کئی کمزوریاں سامنے آئیں، جیسے: بعض نے خط کے بنیادی اجزا سرنامہ، آداب اور اختتامیہ شامل نہ کیے یا غلط ترتیب میں لکھے۔ تحریر اکثر ایک ہی پیراگراف میں تھی، جس سے جملوں میں ربط اور قاری کی سمجھ متاثر ہوئی۔ موضوع کی درست تفہیم نہ ہونے کی وجہ سے رنگ و روغن کے لیے متوقع مدت یا مخصوص ایام کا واضح ذکر موجود نہ تھا اور گھر کے متعلقہ حصوں جیسے کمرہ، صحن، باورچی خانہ یا غسل خانہ کی نشاندہی بھی کم تھی، جس سے خط کا مطلب ادھورا محسوس ہوا۔ کھڑکیوں اور دروازوں کی تعداد میں عدم وضاحت تھی اور اجرت کے تعین کے لیے کوئی معقول حوالہ یا سابقہ تجربہ بھی شامل نہیں کیا گیا۔ زبان و بیان میں بھی اغلاط، غیر موزوں الفاظ، اور انگریزی الفاظ کا غیر ضروری استعمال دیکھا گیا۔ بعض جوابات مختصر (۸–۹ سطور) اور کچھ غیر متعلقہ تفصیلات کی وجہ سے طویل تھے، جس سے تحریر کا معیار متاثر ہوا۔ مزید یہ کہ جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی اور غیر مناسب اسلوب کی وجہ سے مجموعی تحریر کمزور اور غیر مؤثر محسوس ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ ناقص جوابات میں موضوع کی عدم تفہیم، نکات کی کمی، ساخت کی غلطیاں، اور زبان و اسلوب کی کمزوری واضح تھی، جس کی بناء پر یہ جوابات مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترے۔ 'السلام علیکم' کے املا میں غلطیاں (اسلام علیکم، اسلام و علیکم) عام پائی گئیں۔ یاد رہے! امتحانی پرچہ میں اضافی کام کے لیے دیے جانے والے صفحات (Rough Pages) پر موجود تحریر کو بہ طورِ جواب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا طلبہ امتحانی پرچے میں اس فعل سے اجتناب برتیں۔
ناقص جواب کا عکس	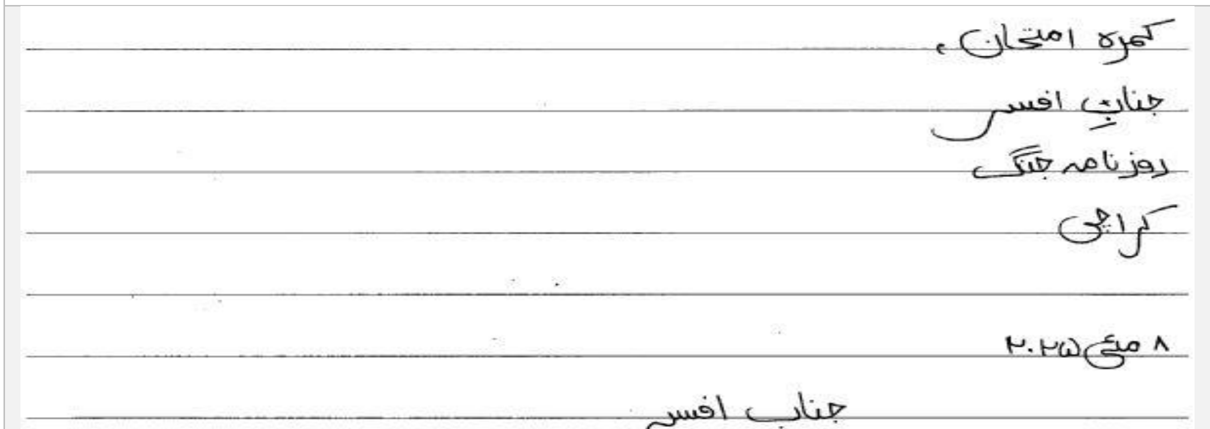 کمرہ امتحان، جنابِ افسر روزنامہ جنگ کراچی ۸ مئی ۲۰۲۵ جنابِ افسر عرض میں یہ خط ایک عام شہری ہونے کے حوالے سے لکھ رہا ہوں کہ میرا گھر ہے جو کراچی کے علاقے گارڈن ویسٹ میں ہے اُس گھر میں رنگ و روغن کے لیے مکملہ ایام و مدت کی زرورت ہے مجھے گھر کے غسل خانے، اپنے کمرے میں اور باورچی کھانے میں رنگ و روگن کروانا ہے کیونکہ وہ بہت پرانہ ہو چکا ہے اور اسلئے اسے اُس کا رنگ بھی اتر رہا ہے اور اُس کی دیوار بھی خراب ہونا شرو

ہو گئی ہے۔ اس لیے مجھے رنگ و روغن کروانہ ہے جس کی وجہ
سے پھر سے وہ خوبصورت لگے اور میرے گھر میں پیلا اور سفید رنگ
کروانہ ہے۔ اس لیے مجھے آپ کی مدد کی زرورت ہے۔

میں امید کرتا ہوں کے آپ اس پر جلد سے جلد کاروائی کریں گے۔
اور اس پر جلد فیصلہ کریں گے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو مکتوب نویسی کے اصول و ضوابط اور خط کی ساخت بہ خوبی سمجھائیں اور ذہن نشین کروائیں۔ اس کے بعد، طلبہ کی راہ نمائی کے لیے خط نویسی کی ساخت کو واضح کرتے ہوئے ایک وضاحتی خاکہ یا نقشہ بنوانا چاہیے جسے کمرہ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیا جائے۔ مزید بر آں، طلبہ کی مہارت میں اضافہ کے لیے مختلف اقسام کے خطوط پڑھنے کی ترغیب دی جائے، تاکہ وہ خطوط کے اسلوب کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اپنی جملہ سازی میں بہتری لا سکیں۔ اس طریقہ کار سے طلبہ کی تحریری صلاحیتوں میں نمایاں بہتری آئے گی۔

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Pedagogies Used for Teaching the SLO

اسٹوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقۂ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب (literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں (captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل (imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول (وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کر کے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری (urbanisation) اور مزدوروں (labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقۂ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقۂ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کر کے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت (human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ(Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ(Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا(Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور موئثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کر کے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کارپُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقہ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطہ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقہ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظرناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اردو لازمی SSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم فرحان خان، ماہرِ مضمون اردو(AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر محترمہ اسماء ارشد صاحبہ، معلمہ اردو، سلطان محمد شاہ آغاخان اسکول، کراچی (پرنسپل مارکر)، محترمہ آسیہ علی صاحبہ، معلمہ اردو، غلامانِ عباس اسکول، کراچی (سینئر مارکر) اور محترمہ الماس ضیا صاحبہ، معلمہ اردو، پی ای سی ایچ ایس گرلز اسکول، کراچی (سینئر مارکر) کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- منیرہ محمد، منیجر اسیسمنٹ، اے کے یو-ای بی
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈیویلپمنٹ، اے کے یو-ای بی
- ڈاکٹر نوید یوسف، سی ای او، اے کے یو-ای بی